حصہ پنجم

آج کا آسٹریلیا

آج کا آسٹریلیا

اس حصے میں آپ آسٹریلیا کی تہذیب و ثقافت، اختراعی کام کرنے والی شخصیات اور قومی شناخت کے بارے میں سیکھیں گے۔ آسٹریلیا کاروباری و تجارتی دنیا میں ایک متحرّک شریک ہے اور معزّز عالمی شہری ہے۔ آسٹریلیا کے لوگ ملک کی مسلسل ترقی اور تجدید میں نئے تارکین وطن کے کردار کی قدر کرتے ہیں۔

زمین

آسٹریلیا دنیا کے پرانے ترین خشکی کے خطوں میں سے ایک ہے۔ یہ دنیا کا چھٹا بڑا ملک اور دنیا کی سب سے بڑی جزیرے پر آباد قوم ہے۔ یہ خشکی پر سب سے چپٹا اور خشک ترین خطہ بھی ہے۔ آسٹریلیا کے بہت سے حصے میں مٹی خراب معیار کی ہے اور بارش کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے کھیتی باڑی مشکل ہے۔ ملک کے اندرونی خشک حصے 'آؤٹ بیک' کہلاتے ہیں اور یہ بہت دور دراز اور سخت ماحول والے علاقے ہیں۔ آسٹریلیا میں پانی ایک بیش قیمت وسیلہ ہے۔

اتنا بڑا ملک ہونے کے سبب آسٹریلیا کے مختلف خطوں کی آب و ہوا کافی مختلف ہے۔ آسٹریلیا کے شمال میں منطقۂ حارہ کے خطے ہیں اور مرکز میں صحرا ہیں۔ جنوب میں درجۂ حرارت بدلتا رہتا ہے یعنی سردیوں میں ٹھنڈ اور پہاڑوں پر برف پڑتی ہے اور گرمیوں میں خشک گرمی کی لہریں آتی ہیں۔

چھ سٹیٹس اور ملک کے دو ٹیریٹریز کے ساتھ ساتھ آسٹریلیا کی حکومت مندرجہ ذیل علاقوں کا نظم و نسق بھی چلاتی ہے:

- Ashmore and Cartier Islands
- Christmas Island
- the Cocos (Keeling) Islands
- Jervis Bay Territory
- the Coral Sea Islands
- آسٹریلین انٹارکٹک ٹیریٹری میں Heard Island and McDonald Islands
- Norfolk Island.

عالمی ثقافتی ورثے کا درجہ رکھنے والے مقامات

آسٹریلیا کے مندرجہ ذیل مقامات اقوام متحدہ کے ادارہ برائے تعلیم، سائنس اور ثقافت (یونیسکو) کی عالمی ثقافتی ورثے کی فہرست میں درج ہیں۔

تہذیبی و ثقافتی مقامات

- آسٹریلیا میں مجرموں کے تاریخی مقامات
- Budj Bim کلچرل لینڈ سکیپ
- میلبرن میں رائل ایگزیبیشن بلڈنگ اور کارلٹن گارڈنز
- سڈنی اوپرا ہاؤس

سڈنی اوپرا ہاؤس

فطری مقامات

- ساؤتھ آسٹریلیا (Naracoorte) اور کوئینز لینڈ (Riversleigh) میں آسٹریلین فوسل میمل سائیٹس
- K'gari (پرانا نام Fraser Island)
- آسٹریلیا کے Gondwana Rainforests
- گریٹ بیریئر ریف
- گریٹر بلیو ماؤنٹینز ایریا
- Heard and McDonald Islands
- Lord Howe Island Group
- Macquarie Island
- Ningaloo Coast
- Purnululu نیشنل پارک
- شارک بے، ویسٹرن آسٹریلیا
- کوئینز لینڈ کے Wet Tropics۔

متفرق

- کاکاڈو نیشنل پارک
- تسمانین جنگلات
- Uluru-Kata Tjuta نیشنل پارک
- Willandra Lakes Region۔

Uluru-Kata Tjuta نیشنل پارک میں Ayers Rock کے نچلے حصے میں لہروں جیسی بناوٹ والی چٹان

اوپر درج مغربی تہذیبی علامات اور فطری کشش رکھنے والے مقامات کے ساتھ ساتھ ملک بھر میں ہزاروں مقدس مقامات بھی ہیں جو ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کے لیے اہم ہیں۔ یہ مقامات آسٹریلیا کے تہذیبی تانے بانے کا ایک اہم حصہ ہیں اور آسٹریلیا کے سب لوگوں کے نزدیک اہم ہیں۔ مقدس مقامات کا تعلق بالعموم اجداد کی کہانیوں اور اس وسیع دھرتی کی تخلیق میں ان کے کردار سے جڑا ہے اور یہ تہذیبی اقدار، رشتوں اور سماجی نظام سے بھی وابستہ ہیں۔

ایک وسیع ملک

ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کا زمین سے ایک خاص رشتہ ہے۔ وہ ہمیشہ سے اپنے ہمسایوں سے تعلق کو اہمیت دیتے ہیں اور انہیں ملنے کے لیے لمبے سفر کرتے ہیں۔ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کی 'سونگ لائنز' وہ کہانیاں ہیں جو روایتی قانون، تاریخ اور تہذیب و ثقافت کو جغرافیے سے جوڑتی ہیں اور آسٹریلیا بھر میں مختلف تہذیبی اور لسانی گروہوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ انہیں ہزاروں سالوں سے سنبھال کر رکھا گیا ہے اور اب بھی ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

آسٹریلیا کے بہت سے حصوں میں سکولوں، صحت کی خدمات اور دکانوں جیسی سہولیات تک لوگوں کی رسائی محدود ہے جنہیں دوسرے آسٹریلین آسانی سے دستیاب ہونے کی وجہ سے معمولی سمجھتے ہیں۔ ہم دور دراز کمیونٹیوں میں رہنے والے لوگوں کی مدد کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ اہم آسٹریلین شخصیات نے ذہانت اور اختراعی طریقوں سے فاصلے کے مسائل کو حل کرنے میں مدد دی ہے۔

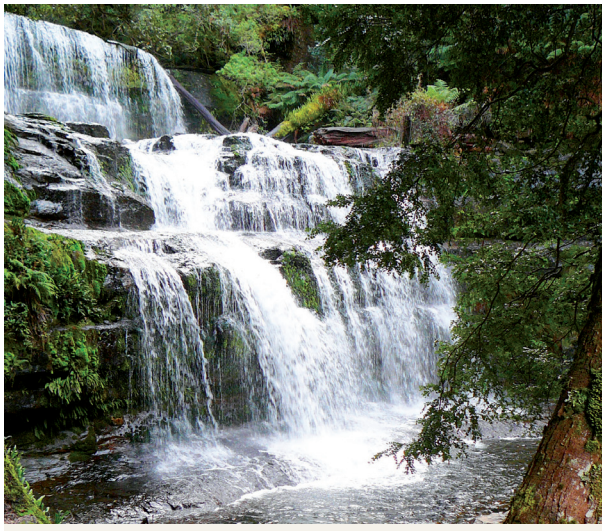

تسمانین جنگلات

پیڈل ریڈیو

۱۹۲۹ میں ایڈیلیڈ کے Alfred Traegar نے پیڈل کی توانائی سے چلنے والا پہلا ریڈیو بنایا۔ لوگ اپنے پاؤں سے پیڈلوں کو دباتے ہوئے دو طرفہ ریڈیو کو چلتا رکھ سکتے تھے۔ تنہائی کا شکار زمینداروں، دور دراز مشن سٹیشنوں اور ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر کمیونٹیوں، سب کو اس ایجاد سے فائدہ پہنچا۔ پیڈل ریڈیو نے دو عظیم آسٹریلین اداروں کے قیام میں مدد دی، رائل فلائنگ ڈاکٹر سروس اور سکول آف دی ایئر (تعلیمی نشریات)۔

رائل فلائنگ ڈاکٹر سروس

Reverend John Flynn دور دراز بستیوں میں رہتے تھے اور لوگوں کے ساتھ کام کرتے تھے۔ انہیں آؤٹ بیک میں مریضوں کے پاس جلد از جلد ڈاکٹر لانے کے لیے فضائی سفر کا خیال آیا۔ یہ ممکن بنانے کے لیے انہوں نے حکومت اور Qantas ایرلائن سے مدد اور خیراتی عطیات حاصل کیے۔ رائل فلائنگ ڈاکٹر سروس ۱۹۲۸ میں شروع ہوئی لیکن اب بھی دور دراز علاقوں میں ایسے لوگ تھے جو سروس کو فون نہیں کر سکتے تھے۔ پیڈل ریڈیو کے آ جانے سے یہ ممکن ہوا کہ الگ تھلگ بستیوں کے لوگ جلد از جلد ڈاکٹر کو بلانے کے لیے کال کر سکیں۔

سکول آف دی ایئر

۱۹۵۰ کی دہائی تک الگ تھلگ مقامات پر رہنے والے بچوں کو بورڈنگ سکول جانا پڑتا تھا یا وہ بذریعہ ڈاک اسباق مکمل کرتے تھے (اوپر تصویر دیکھیں)۔ ساؤتھ آسٹریلیا میں رائل فلائنگ ڈاکٹر سروس کی نائب صدر Adelaide Miethke نے سوچا کہ فلائنگ ڈاکٹر ریڈیو سروس گھر سے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کے کام بھی آ سکتی تھی تاکہ وہ اپنے اساتذہ سے بات کر سکیں۔ ایلس سپرنگز کی ریڈیو سروس نے ۱۹۴۸ میں دو طرفہ اسباق کی نشریات شروع کیں۔ سکول آف دی ایئر کا باقاعدہ قیام چند سال بعد عمل میں آیا۔ آسٹریلیا کے تجربے سے کئی دوسرے ممالک کو اپنے یہاں ایسے ہی پروگرام شروع کرنے میں مدد ملی ہے۔

پرانے پیڈل ریڈیو کی جگہ ہائی فریکوئنسی ریڈیو ریسیور نے لے لی اور اب اس کی جگہ انٹرنیٹ آ چکا ہے۔ رائل فلائنگ ڈاکٹر سروس آف آسٹریلیا اور سکول آف دی ایئر اب بھی آسٹریلیا کی دور دراز بستیوں میں لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں اور فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

آسٹریلیا کی شناخت

آسٹریلیا کی شناخت کو ڈھالنے میں کئی عوامل کا ہاتھ ہے جیسے ہمارا اصل و قدیمی ورثہ اور تہذیبیں، ہماری برطانوی بنیادیں، ہمارے لوگوں کا تنوّع، ہماری تاریخ، روزمرہ زندگی میں رہنمائی کرنے والی اقدار، ہمارا طرز زندگی اور وہ آسٹریلین شخصیات جنہیں ہم پسند کرتے ہیں۔

حصہ ۲ - ہماری آسٹریلین داستان میں ہماری تاریخ کا ذکر ہے۔ یہ حصہ آسٹریلیا کے نوآبادیاتی ماضی سے تعلق رکھنے والے معاملات اور ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کے تھوڑا عرصہ پہلے کے اور آج کے حالات اجاگر کرتا ہے۔ اس داستان میں آسٹریلیا کے متنوّع، کثیر الثقافتی معاشرے کے آغاز اور نوعیت کا ذکر بھی ہے اور جنگوں جیسی ان کڑی مشکلات کا بھی جن کا ہم نے بحیثیت قوم مل کر سامنا کیا۔

اس باب کے باقی حصے میں ہمارے زندگی گزارنے کے کچھ اطوار اور ان لوگوں کا ذکر ہے جنہیں ہم پسند کرتے ہیں۔

کھیل اور تفریح

آسٹریلیا میں بہت سے لوگ کھیلوں کے دلدادہ ہیں اور آسٹریلین کھلاڑیوں نے عالمی سطح پر متاثرکن نتائج حاصل کیے ہیں۔

ہماری تمام تاریخ میں کھیل آسٹریلیا کے لوگوں کی پہچان اور انہیں متحد کرنے کا باعث بھی بنے ہیں۔ آبادکاری کی ابتدا سے ہی کھیلوں نے ایک سخت زندگی کے حقائق سے فرار فراہم کیا۔ زمانۂ جنگ میں بھی آسٹریلین دفاعی افواج نے میدان جنگ کا دباؤ کم کرنے کے لیے کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کیا۔

کھیلوں سے ایک مشترکہ بنیاد میسّر آتی ہے جس سے کھلاڑیوں اور تماشائیوں دونوں کو شریک ہونے کا احساس ہوتا ہے اور انہیں لگتا ہے کہ وہ آسٹریلین معاشرے کے ایک اہم پہلو کا حصہ ہیں۔ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر اور تارکین وطن آسٹریلین ہمارے ملک کے کامیاب ترین کھلاڑیوں میں شامل ہیں۔

بہت سے آسٹریلین ٹیم والے کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں جیسے کرکٹ، باسکٹ بال، نیٹ بال اور ہاکی۔ ساکر، رگبی لیگ، رگبی یونین اور منفرد آسٹریلین کھیل 'آسٹریلین رولز فٹ بال' ('Aussie Rules') کے فٹ بال کوڈز آسٹریلیا میں کھیلے اور دیکھے جانے والے بہت مقبول کھیل ہیں۔ تیراکی، ٹینس، ایتھلیٹکس، گاف، سائیکلنگ، بش واکنگ، سرفنگ اور سکی بھی بہت مقبول تفریحی سرگرمیاں ہیں۔

آسٹریلیا کو بالخصوص کرکٹ کے کھیل میں اپنی بین الاقوامی کامیابی پر فخر ہے۔ آسٹریلین اور برطانوی کرکٹ ٹیمیں انیسویں صدی کے اواخر سے ایک دوسرے سے زوردار مقابلہ کرتی آ رہی ہیں۔

میلبرن کپ 'ملک کو ساکت کر دینے والی دوڑ' دنیا میں گھڑدوڑ کے سب سے بڑے مقابلوں میں شامل ہے۔ پہلا میلبرن کپ ۱۸۶۱ میں منعقد ہوا تھا۔ میلبرن کپ نومبر کے پہلے منگل کو منعقد ہوتا ہے اور ۱۸۷۷ سے یہ دن وکٹوریا میں عوامی تعطیل چلا آ رہا ہے۔

سرڈونالڈ بریڈمین (۱۹۰۸–۲۰۰۱)

عظیم ترین کرکٹ بیٹسمین سر ڈونالڈ بریڈمین کو آسٹریلین کھیل کی دنیا کا یادگار ہیرو مانا جاتا ہے۔ ان کا بچپن Bowral، نیو ساؤتھ ویلز میں گزرا اور انہوں نے ۱۹۲۸ میں پہلی بار آسٹریلین ٹیم کے لیے کرکٹ کھیلی۔

ان کے قدموں میں حیران کن پھرتی تھی۔ ۱۹۳۰ میں انگلینڈ کے پہلے دورے میں انہوں نے بیٹنگ کے قریب قریب تمام ریکارڈ توڑ دیے۔ ۲۱ سال کی عمر تک وہ آسٹریلیا میں لیجنڈ یعنی یادگار ہیرو کا مقام پا چکے تھے۔ ۱۹۴۸ میں ان کے آخری دورے میں ان کی ٹیم کو 'ناقابل فتح' کا نام مل گیا کیونکہ وہ انگلینڈ کے خلاف کھیلا گیا کوئی ایک میچ بھی نہیں ہارے۔

آرٹس

آسٹریلیا میں آرٹس کے ماحول میں ملک کے ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کی ثقافتی و تہذیبی روایات بھی شامل ہیں۔ آسٹریلیا میں بصری فنون تخلیق کرنے والے اور پرفارمنگ آرٹسٹ جن میں فلم، آرٹ، تھیٹر، موسیقی اور رقص کی دنیا کے فنکار بھی شامل ہیں، آسٹریلیا میں بھی اور بیرونی دنیا میں بھی جانے مانے جاتے ہیں۔

ادب

آسٹریلیا ایک مضبوط ادبی روایت رکھتا ہے۔ یہ سلسلہ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کی داستان گوئی سے شروع ہوا اور اٹھارہویں صدی کے آخر میں آنے والے سزایافتہ مجرموں کی زبانی کہانیوں کی شکل میں جاری رہا۔

آسٹریلیا کی ابتدائی تحریروں میں سے اکثر کا موضوع بش (جنگل ویرانے) اور ایسے سخت ماحول میں زندگی گزارنے کی مشکلات ہیں۔ Henry Lawson اور Miles Franklin جیسے ادیبوں نے جنگل ویرانوں اور آسٹریلین طرز زندگی کے بارے میں نظمیں اور کہانیاں لکھیں۔

آسٹریلین ناول نگار Patrick White کو ۱۹۷۳ میں ادب کا نوبل انعام ملا۔ دوسرے مقبول آسٹریلین مصنفین میں Peter Carey، Colleen McCullough، Tim Winton، Sally Morgan، Tom Keneally اور Bryce Courtenay شامل ہیں۔

Judith Wright (۱۹۱۵—۲۰۰۰)

Judith Wright ایک ممتاز شاعرہ، ماحول کی محافظ اور ایبوریجنل لوگوں کے حقوق کی علمبردار تھیں۔ وہ اپنی شاعری میں آسٹریلیا اور اس کے لوگوں کے لیے محبت کا اظہار کرتی تھیں۔ انہیں بہت سے انعامات ملے جن میں ادب کے لیے انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا پرائز اور شاعری کے لیے کوئینز گولڈ میڈل بھی شامل ہیں۔ وہ آسٹریلین کنزرویشن کمیٹی اور ایبوریجنل ٹریٹی کمیٹی کی رکن بھی تھیں۔

Judith Wright کو شاعری میں ان کے ہنر اور آسٹریلیا کی ادبی و سماجی اور ماحولیاتی اصلاح کو فروغ دینے کے حوالے سے یاد کیا جاتا ہے۔

تھیٹر اور فلم

آسٹریلین ڈرامے، فلمیں اور فلمساز آسٹریلیا کے ساتھ ساتھ بیرونی دنیا میں بھی معروف ہیں۔ Nicole Kidman، Geoffrey Rush، Cate Blanchett اور Hugh Jackman جیسے آسٹریلین اداکار اور Peter Weir اور Baz Luhrmann جیسے فلمساز فلم کے شعبے میں بہترین کارکردگی کے لیے بہت سے بین الاقوامی ایوارڈ جیت چکے ہیں۔

بصری فنون

آسٹریلین بصری فن پاروں میں سب سے مشہور و معروف قدیمی باشندوں کی مصوّری کے نمونے اور انیسویں صدی میں بش کے مناظر پینٹ کرنے والے Tom Roberts، Frederick McCubbin اور Arthur Streeton جیسے مصوّروں کے فن پارے ہیں۔ بیسویں صدی کے نصف میں Russell Drysdale اور Sidney Nolan نے نمایاں رنگوں میں آسٹریلین صحرا کے سخت ماحول کی عکاسی کی۔ زیادہ نئے فنکاروں میں Brett Whiteley نے اپنے منفرد اور نمایاں انداز کے لیے بین الاقوامی شہرت حاصل کی۔ قدیمی فن کی نمائندگی کرنے والوں میں Gloria Petyarre، Emily Kame Kngwarreye، Albert Namatjira، Rover Thomas اور Clifford Possum Tjapaltjarri کا کام آسٹریلیا کے ساتھ ساتھ بیرونی دنیا میں بھی مزید مقبول ہوتا جا رہا ہے۔

موسیقی اور رقص

آسٹریلیا کی موسیقی کی سب سے جانی پہچانی آواز ڈیجریڈو ہے جو قدیم آسٹریلین ساز ہے۔

آسٹریلیا کے موسیقاروں نے موسیقی کے تمام شعبوں کو اختیار کیا ہے اور ان میں بہترین کارکردگی دکھائی ہے اور انہیں کلاسیکی، کنٹری اور راک میوزک میں عالمی پہچان حاصل ہے۔

معروف آسٹریلین موسیقاروں میں Kylie Minogue، Jimmy Barnes، Paul Kelly، Olivia Newton-John، John Farnham، Nick Cave اور اصل باشندوں کا پس منظر رکھنے والے فنکاروں میں Archie Roach، Gurrumul اور Jessica Mauboy شامل ہیں۔ AC/DC اور INXS جیسے آسٹریلین بینڈز کے پرستار دنیا بھر میں موجود ہیں۔

آسٹریلین رقص کی ترقی Sir Robert Helpmann، Meryl Tankard، Stephen Page اور Li Cunxin جیسے عظیم رقاصوں اور کوریوگرافرز کی کوششوں کی مرہون منّت ہے۔ Bangarra ایک ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر ڈانس کمپنی ہے جو ملکی و عالمی سطح پر رقص، ساؤنڈ سکیپس، موسیقی اور ڈیزائن میں اپنے منفرد انداز کے لیے دور دور تک شہرت رکھتی ہے۔

سائنسی کارنامے اور ایجادات

طب، ٹیکنالوجی، زراعت، کان کنی اور مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں آسٹریلیا کے لوگ سائنسی کامیابیوں کا زبردست ریکارڈ رکھتے ہیں۔

کئی آسٹریلین شخصیات کو سائنسی اور طبّی دریافتوں کے سبب نوبل انعام مل چکا ہے۔

سائنسی کامیابیاں حاصل کرنے والوں کو آسٹریلین آف دی ایئر کے ایوارڈ بھی مل چکے ہیں۔ ۲۰۰۵ میں یہ ایوارڈ پروفیسر Fiona Wood کو ملا جنہوں نے جلے ہوئے انسانوں کے جسم پر سپرے کی جانے والی جلد بنائی۔ ۲۰۰۶ میں یہ ایوارڈ پروفیسر Ian Frazer کو ملا جنہوں نے سرویکل کینسر کی ویکسین بنائی۔ ۲۰۰۷ میں یہ ایوارڈ صف اوّل کے ماحولیاتی سائنسدان پروفیسر Tim Flannery کو ملا۔

پروفیسر Wood اور پروفیسر Frazer دونوں برطانیہ سے ترک وطن کرکے آسٹریلیا آئے تھے۔ پروفیسر Frazer کے ساتھی مؤجد مرحوم Dr Jian Zhou تھے جو چین سے ترک وطن کرکے آئے تھے اور آسٹریلیا کے شہری بھی بنے تھے۔

Dr Fiona Wood AM (ولادت ۱۹۵۸)

Dr Wood آسٹریلیا میں صف اوّل کے اختراعی سوچ رکھنے والے اور محترم سرجنوں اور محققین میں سے ایک ہیں۔ وہ پلاسٹک سرجری اور اعضا کی دریگی کی سرجری میں اعلیٰ سطحی مہارت رکھتی ہیں اور جلے ہوئے مریضوں کی سپیشلسٹ کے طور پر دنیا بھر میں سربرآوردہ ہیں۔ وہ جل جانے والے انسانوں کے علاج کے لیے تحقیق اور ٹیکنالوجی کی ترقی میں پائنیئر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۲۰۰۲ میں بالی کے بم دھماکوں سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنے کے بعد Dr Wood کو ۲۰۰۳ میں ممبر آف دی آرڈر آف آسٹریلیا بنایا گیا۔ جل جانے والے انسانوں کی دیکھ بھال میں ان کی کاوشوں کے اعتراف میں انہیں ۲۰۰۵ میں آسٹریلین آف دی ایئر قرار دیا گیا۔

پروفیسر Fred Hollows (۱۹۲۹—۱۹۹۳)

پروفیسر Fred Hollows جذبے سے سرشار ماہر امراض چشم (آنکھوں کے ڈاکٹر) تھے جنہوں نے آسٹریلیا اور ترقی پذیر ممالک میں دس لاکھ سے زیادہ افراد کی بینائی بحال کرنے میں مدد دی۔ Fred Hollows کی پیدائش نیوزی لینڈ میں ہوئی تھی۔ وہ ۱۹۶۵ میں آسٹریلیا آئے تھے اور آگے چل کر سڈنی کے ایک ہسپتال میں شعبۂ امراض چشم کے سربراہ بنے۔

وہ سب انسانوں کی برابری پر پختہ یقین رکھتے تھے اور انہوں نے پہلی ایبورجنل میڈیکل سروس کے قیام میں مدد دی اور اب آسٹریلیا بھر میں ایسے کئی طبّی ادارے موجود ہیں۔

۱۹۸۰ تک Fred Hollows دنیا بھر میں سفر کا سلسلہ شروع کر چکے تھے تاکہ ترقی پذیر ممالک میں آنکھوں کی صحت کے پروگرام شروع کریں۔ اپریل ۱۹۸۹ میں انہوں نے آسٹریلیا کی شہریت اختیار کی۔

پروفیسر Hollows کا نیک کام Fred Hollows فاؤنڈیشن کے ذریعے اب بھی جاری ہے۔

آسٹریلین آف دی ایئر

۱۹۶۰ سے آسٹریلین آف دی ایئر ایوارڈ کی صورت میں صف اوّل کی آسٹریلین شخصیات کی کامیابیوں اور خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ کوئی بھی شخص زندگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھنے والے آسٹریلین کو ایوارڈ کے لیے نامزد کر سکتا ہے۔

آسٹریلینز آف دی ایئر وہ لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے کام میں اعلیٰ کارکردگی دکھائی ہو اور قوم کی خدمت کی ہو۔ یہ لوگ ہمارے لیے ایک بہتر آسٹریلیا کی تخلیق میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے قابل تقلید نمونہ اور چیلنج پیش کرتے ہیں۔

ان ایوارڈوں میں ینگ آسٹریلین آف دی ایئر، سینیئر آسٹریلین آف دی ایئر اور آسٹریلیاز لوکل ہیرو ایوارڈ شامل ہیں۔

حالیہ اور سابقہ ایوارڈ یافتہ شخصیات کی فہرست www.australianoftheyear.org.au پر دستیاب ہے۔

Dr James Muecke AM

آنکھوں کے سرجن اور اندھے پن سے بچاؤ کے پائنیئر
۲۰۲۰ کے آسٹریلین آف دی ایئر

Dr Muecke تنظیم Sight For All کے بانیوں میں سے ایک ہیں جو تحقیق، تعلیم، انفراسٹرکچر اور پارٹنر ممالک میں رفقائے کار کی تربیت کے ذریعے اندھے پن کے خاتمے کے لیے مستعد فلاحی تنظیم ہے۔

Dr Muecke کی رائے میں اندھا پن انسانی حقوق کا مسئلہ ہے اور وہ ایک ایسی دنیا تخلیق کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں جہاں ہر شخص دیکھ سکتا ہو۔

Professor Michelle Simmons
(ولادت ۱۹۶۷)

کوانٹم فزکس کی پروفیسر
۲۰۱۸ کی آسٹریلین آف دی ایئر

پروفیسر Simmons اٹامک الیکٹرانکس اور کوانٹم کمپیوٹنگ میں پائنیئر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ میں "کمپیوٹنگ کے عہد کی سپیس ریس" میں سب سے آگے رہتے ہوئے، پروفیسر Simmons ایک کوانٹم کمپیوٹر بنانے کا ہدف رکھتی ہیں جو منٹوں میں ایسے مسائل حل کر سکے گا جن کے حل میں ہزاروں سال لگ جاتے۔ ایسی دریافت ادویات کے ڈیزائن، موسمی پیشگوئی، خود بخود چلنے والی گاڑیوں، مصنوعی ذہانت اور بہت سے دوسرے شعبوں میں انقلابی تبدیلیاں لا سکتی ہے۔

۲۰۱۸ میں پروفیسر Simmons کو کوانٹم انفارمیشن سائنس میں ان کے کام اور لگن کے لیے آسٹریلین آف دی ایئر قرار دیا گیا۔ ۲۰۱۹ میں انہیں "کوانٹم اور اٹامک الیکٹرانکس میں سرکردگی کے سبب سائنس کی تعلیم کے لیے ممتاز خدمات اور قابل تقلید شخصیت" کے اعتراف میں آفیسر آف دی آرڈر آف آسٹریلیا بنایا گیا۔

آسٹریلیا کی کرنسی

ہماری کرنسی پر ان لوگوں اور علامتوں کی تصویریں ہیں جو آسٹریلیا کے لیے اہم ہیں۔

ہماری کرنسی پر چھاپنے کے لیے جن شخصیات کو چنا گیا ہے، وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے سماجی اصلاح، سائنس، سیاست، فوجی کارناموں اور فنون میں قدم بڑھایا اور زبردست صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔

ملکہ الزبتھ دوئم (۱۹۲۶ تا ۲۰۲۲)

ملکہ الزبتھ آسٹریلیا کی سربراہِ ریاست تھیں۔ وہ آسٹریلیا اور متحدہ برطانیہ کی ملکہ تھیں۔ وہ اپنے طویل اور مقبول دور حکومت میں ایک مضبوط اور پائیدار وجود رہیں۔

پارلیمنٹ ہاؤس اوربیرونی احاطے کا موزیک

پارلیمنٹ ہاؤس کے نقشے کی بنیاد ڈیزائن ڈیولپمنٹ لینڈ سکیپ پلان پر تھی جو پارلیمنٹ ہاؤس کنسٹرکشن اتھارٹی نے فراہم کیا۔ بیرونی احاطے کا موزیک Michael Nelson Jagamara کی وسطی صحرائی انداز میں نقطوں والی پینٹنگ بعنوان "پوسم اور والابی کا خواب" کی طرح بنایا گیا ہے۔

Dame Mary Gilmore (۱۸۶۵–۱۹۶۲)

Dame Mary Gilmore ایک مصنفہ، صحافی، شاعرہ اور سماجی اصلاح کی علمبردار تھیں۔ انہیں عورتوں، غرباء اور ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کی نمائندگی میں لکھنے اور آواز اٹھانے کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔

AB 'Banjo' Paterson (۱۸۶۴–۱۹۴۱)

Andrew Barton Paterson ایک شاعر، نغمہ نگار اور صحافی تھے۔ وہ ''Banjo'' Paterson کے نام سے لکھتے تھے اور انہیں بالخصوص 'Waltzing Matilda' لکھنے کے لیے یاد کیا جاتا ہے جو آسٹریلیا کا مشہور ترین لوک گیت ہے۔

Reverend John Flynn (۱۸۸۰–۱۹۵۱)

Reverend John Flynn نے دنیا کی پہلی فضائی میڈیکل سروس، رائل فلائنگ ڈاکٹر سروس آف آسٹریلیا، شروع کی۔ انہیں آسٹریلیا کے دور دراز علاقوں تک صحت کی خدمات پہنچا کر بہت سی جانیں بچانے کی وجہ سے یاد کیا جاتا ہے۔

Mary Reibey (۱۷۷۷–۱۸۵۵)

Mary Reibey نیو ساؤتھ ویلز کی نوآبادی میں کاروبار کے شعبے میں پائنیئر خاتون تھیں۔ ایک نوعمر سزایافتہ آبادکار کی حیثیت سے آسٹریلیا آنے کے بعد وہ کمیونٹی کی ایک معزز رہنما بنیں۔

Edith Cowan (۱۸۶۱–۱۹۳۲)

Edith Cowan ایک سماجی کارکن، سیاستدان اور عورتوں کے حقوق کی علمبردار تھیں۔ وہ آسٹریلیا کی کسی پارلیمنٹ میں منتخب ہونے والی پہلی خاتون تھیں۔

David Unaipon (۱۸۷۲–۱۹۶۷)

David Unaipon ایک مصنّف، عوامی مقرّر اور موجد تھے۔ انہیں سائنس اور ادب کی دنیا میں خدمات کے لیے اور ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کے حالات بہتر بنانے کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔

Sir John Monash (۱۸۶۵–۱۹۳۱)

Sir John Monash ایک انجینیئر اور منتظم تھے اور آسٹریلیا کے عظیم ترین فوجی کمانڈروں میں شامل تھے۔ انہیں ان کی قیادت، ذہانت اور فصاحت کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔

Dame Nellie Melba (۱۸۶۱–۱۹۳۱)

ame Nellie Melba ایک مشہور عالم سپرانو گلوکارہ تھیں۔ دنیا بھر میں 'کوئین آف سونگ' کے نام سے معروف یہ پہلی آسٹریلین گلوکارہ تھیں جنہوں نے عالمی شہرت حاصل کی۔

قومی دن اور تقریبات و تہوار

آسٹریلیا کی قومی تعطیلات یورپی آبادکاری کے بعد سے ہماری تاریخ کے تہواروں اور اہم مواقع کی عکاس ہیں۔

مقررہ تاریخیں

- **یکم جنوری کو سال نو** کی چھٹی نئے سال کا آغاز منانے کے لیے ہے۔
- **۲۶ جنوری کو آسٹریلیا ڈے** یہ سوچنے کا وقت ہے کہ آسٹریلین ہونے کا کیا مطلب ہے، یہ عصر حاضر کے آسٹریلیا پر خوشی منانے اور ہماری مشترکہ تاریخ کو تسلیم کرنے کا وقت ہے۔ ۱۷۸۸ میں اس تاریخ کو پہلا بحری بیڑا Sydney Cove میں پہنچا تھا جس کی یاد ہر سال اسی تاریخ کو منائی جاتی ہے۔
- **۲۵ اپریل کو اینزیک ڈے** پہلی جنگ عظیم کے دوران آسٹریلین اینڈ نیوزی لینڈ آرمی کور (ANZAC) کے گلیپولی ساحل پر اترنے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ یہ ایک سنجیدہ دن ہے جب ہم ان سب آسٹریلین باشندوں کی قربانی کو یاد کرتے ہیں جنہوں نے جنگوں، لڑائیوں اور قیام امن کی کارروائیوں میں خدمات انجام دیں اور اپنی جانیں دیں۔ ہم سب فوجی مردوں اور عورتوں کی جرات اور عزم کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور جنگ کے مختلف معانی پر غور کرتے ہیں۔
- **۲۵ دسمبر کو کرسمس ڈے** یسوع مسیح کی پیدائش کے عیسائی تہوار کی بنیاد پر منایا جانے والا وہ دن ہے جب تحفے دیے جاتے ہیں۔
- **۲۶ دسمبر کو باکسنگ ڈے** کرسمس کے تہوار ہی کا حصہ ہے۔

بدلنے والی تاریخیں

- **لیبر ڈے یا آٹھ گھنٹوں کا دن** آسٹریلیا کے محنت کشوں کی اس کامیابی کا تہوار ہے کہ دن میں کام کا وقت آٹھ گھنٹے مانا گیا۔ یہ دنیا میں ایسی پہلی کامیابی تھی۔
- **ایسٹر** یسوع مسیح کی وفات اور دوبارہ جی اٹھنے کے عیسائی عقیدے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔
- **شاہ کی سالگرہ** آسٹریلیا کے سربراہِ ریاست شاہ چارلس سوئم کی پیدائش کا تہوار ہے۔ یہ سالگرہ ویسٹرن آسٹریلیا اور کوئینزلینڈ کے علاوہ ہر سٹیٹ اور ٹیریٹری میں جون کی دوسری پیر کو منائی جاتی ہے۔

دوسری عوامی تعطیلات

دوسری عوامی تعطیلات مختلف سٹیٹس، ٹیریٹریز اور شہروں میں مختلف ہیں۔ مثال کے طور پر آسٹریلین کیپیٹل ٹیریٹری میں کینبرا ڈے، ساؤتھ آسٹریلیا میں والنٹیئرز ڈے اور ویسٹرن آسٹریلیا میں فاؤنڈیشن ڈے منایا جاتا ہے۔

دوسری اہم تاریخیں (یہ عوامی تعطیلات نہیں ہیں)

- **ہارمنی ڈے ۲۱ مارچ** والے ہفتے میں ہوتا ہے اور یہ ہمارے تہذیبی تنوع کی خوشی منانے کے لیے ہے۔
- **۱۷ ستمبر کو منایا جانے والا آسٹریلین سٹیزن شپ ڈے** وہ دن ہے جب ہم اپنے آسٹریلین شہریت کے مشترکہ بندھن کی خوشی مناتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ ہم اپنے ملک کے مستقبل کو ڈھالنے میں کیا کردار ادا کر رہے ہیں۔
- **۲۷ مئی سے ۳ جون تک منایا جانے والا قومی مفاہمت کا ہفتہ** وہ ہفتہ ہے جس میں ہم ایک زیادہ منصفانہ اور برابری کی حامل قوم بننے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں اور اس کے لیے اتحاد اور باہمی احترام کو اجاگر کرتے ہیں۔

آسٹریلیا کے لوگ

آسٹریلیا دنیا کے متنوع ترین معاشروں میں شامل ہے۔ ہماری تین فیصد کے قریب آبادی خود کو ایبوریجنل اور/یا ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر کے طور پر شناخت کرتی ہے۔ آسٹریلیا میں رہنے والوں میں سے ایک چوتھائی سے زیادہ کی پیدائش کسی اور ملک میں ہوئی تھی اور یہ لوگ ۲۰۰ سے زیادہ ممالک سے آکر آسٹریلیا میں بسے ہیں۔ آبادی کا تنوع آسٹریلیا کو رنگا رنگ زبانیں، عقائد، روایات اور تہذیبیں عطا کرتا ہے۔

کامن ویلتھ آف نیشنز کے رکن کی حیثیت سے آسٹریلیا کے اب بھی برطانیہ کے ساتھ قریبی روابط ہیں۔

آسٹریلیا کے لوگ آسٹریلین شہریت پر فخر کرتے ہیں جو ہمارے متنوع معاشرے میں اتحاد پیدا کرنے والا ایک اہم بندھن ہے۔ آسٹریلین سٹیزن شپ ڈے ہر سال ۱۷ ستمبر کو منایا جاتا ہے۔ یہ سب آسٹریلین باشندوں کے لیے اس کردار پر غور کرنے کا دن ہے جو ہم اپنی قوم کی تعمیر اور اپنے ملک کا مستقبل ڈھالنے کے لیے ادا کر رہے ہیں۔

آسٹریلیا کی معیشت

آسٹریلیا کی معیشت مستحکم ہے اور مقابلے کی طاقت رکھتی ہے اور یہ اپنی متحرک اور ہنر مند افرادی قوت کی قدردان ہے۔ آسٹریلیا میں لوگ جس معیار زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، وہ دنیا کے بلند ترین معیار زندگی کا عکاس ہے۔

Dick Smith (ولادت ۱۹۴۴)

Dick Smith ایک آسٹریلین کاروباری شخصیت، مہم جو اور خادم انسانیت ہیں۔ انہوں نے الیکٹرانکس کے کاروبار سے دولت کمائی اور اپنا پیسہ آسٹریلیا کی ترقی کے لیے استعمال کیا۔ انہوں نے صرف آسٹریلین خوراک کی کمپنی بنائی اور کئی ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کرکے کمپنیوں کو آسٹریلین ملکیت میں ہی رہنے کے لیے مدد دی۔

انہیں ۱۹۸۶ میں آسٹریلین آف دی ایئر کا اعزاز ملا اور وہ ٹیکنکل ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے ایوارڈ جیت چکے ہیں۔ وہ گرم ہوا کے غبارے میں آسٹریلیا اور بحیرہ تسمان کے پار جانے والے پہلے شخص تھے۔ وہ اپنی مہم جو طبیعت، کاروباری کامیابی اور حب الوطنی کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔

منڈی

آسٹریلیا کے مستحکم جدید مالیاتی ادارے اور ٹیکس اور تجارت کے ضوابط کاروباری سرگرمی کے لیے یقینی حالات فراہم کرتے ہیں۔ خدمات کے شعبے جن میں سیاحت، تعلیم اور مالیاتی خدمات شامل ہیں، آسٹریلیا کی خام ملکی پیداوار کا ایک بڑا حصہ مہیا کرتے ہیں۔

آسٹریلیا کی معیشت کا استحکام اسے سرمایہ کاری کے لیے پرکشش بناتا ہے۔ آسٹریلیا کی سٹاک مارکیٹ ایشیا پیسیفک ریجن میں سب سے بڑی سٹاک مارکیٹس میں شامل ہے۔

تجارت

آسٹریلیا کے اہم تجارتی شریک چین، جاپان، امریکہ، جنوبی کوریا، سنگاپور، بھارت، نیوزی لینڈ اور برطانیہ ہیں۔ آسٹریلیا کی اہم برآمدات کوئلہ، خام لوہا، قدرتی گیس اور تعلیم اور سیاحتی خدمات ہیں۔ ہماری معیشت کھلی ہے اور تجارت ہمیشہ آسٹریلیا کی معاشی خوشحالی کا ایک اہم سبب رہی ہے۔

کان کنی

آسٹریلیا کوئلے، تانبے، مائع قدرتی گیس اور معدنی ریت جیسے قدرتی وسائل سے مالامال ہے۔ دنیا میں ان وسائل کی بہت مانگ ہے۔

آسٹریلیا عالمی شہری کی حیثیت سے

آسٹریلیا کو ایک اچھے عالمی شہری کی حیثیت سے اپنے کردار پر فخر ہے۔ آسٹریلیا کے لوگ دنیا بھر میں کم خوش نصیب لوگوں کی مدد کرکے اس کا اظہار کرتے ہیں۔

بین الاقوامی مدد اور انسانیت کے لیے کوششیں

آسٹریلین حکومت کا بین الاقوامی امداد کا پروگرام ترقی پذیر ممالک کو غربت کم کرنے اور جاری رہ سکنے والی ترقی کے لیے مدد دیتا ہے۔ یہ مدد ریجن میں اور دنیا بھر میں لوگوں اور حکومتوں کی معاونت کی صورت میں دی جاتی ہے۔

جب ہمارے ملک میں یا ملک سے باہر کہیں کوئی آفت آئے تو آسٹریلیا نہایت سخاوت سے کام لیتا ہے۔ ہم ذاتی عطیات اور آسٹریلیا کے امدادی پروگرام کے ذریعے باقاعدگی سے ان ممالک کو بھی عطیات دیتے ہیں جنہیں مسلسل مصائب کا سامنا ہے۔

۲۰۱۸ میں Dr Richard Harris اور Dr Craig Challen کو آسٹریلیا کا بہادری کا دوسرا اعلیٰ ترین اعزاز Star of Courage اور اس کے ساتھ میڈل آف دی آرڈر آف آسٹریلیا (OAM) بھی دیا گیا جو تھائی لینڈ میں غاروں کے سلسلے میں سیلاب میں پھنسے ۱۲ بچوں اور ان کے ساکر کوچ کو بچا کر نکالنے کے لیے ان کی کوششوں کا اعتراف تھا۔

بین الاقوامی فورموں میں فعال شرکت

۱۹۴۵ میں اقوام متحدہ کے آغاز سے ہی آسٹریلیا اسکا فعال رکن ہے۔ آسٹریلیا ان لوگوں کو تحفظ دیتا ہے جو ۱۹۵۱ کے اقوام متحدہ کے پناہ گزینوں کے کنونشن کے تحت پناہ گزین پائے جائیں۔ آسٹریلیا اقوام متحدہ کی قیام امن کی کوششوں اور ترقی پذیر ممالک میں انسانی ہمدردی اور ہنگامی حالات کے اقدامات میں بھی کردار ادا کرتا ہے اور اقوام متحدہ کے ادارہ برائے تعلیم، سائنس اور ثقافت میں بھرپور طور پر شریک ہے۔

۱۹۷۱ میں آسٹریلیا انجمن برائے اقتصادی تعاون و ترقی (OECD) کا مکمل رکن بنا۔ OECD کا مقصد دنیا بھر میں لوگوں کی معاشی اور سماجی فلاح کو بہتر بنانا ہے اور ساتھ ساتھ عالمی تجارت کو فروغ دینا ہے۔

آسٹریلیا ایشیا پیسیفک خطے میں زیادہ قریبی تعاون کا زوردار حامی ہے۔ آسٹریلیا ایشیا پیسیفک اقتصادی تعاون، ایسٹ ایشیا سمٹ (مشرقی ایشیا کے رہنماؤں کے فورم) اور پیسیفک آئی لینڈز فورم کا فعال رکن ہے۔ آسٹریلیا جنوبی ایشیائی اقوام کی ایسوسی ایشن میں بھی شریک مکالمہ ہے اور اس کے ریجنل فورم میں حصہ لیتا ہے۔

Dr Catherine Hamlin AC (زمانۂ حیات ۱۹۲۴ - ۲۰۲۰)

Dr Catherine Hamlin ایک گائناکالوجسٹ تھیں جو نوجوان ایتھیوپیئن خواتین کو تکلیف بھری زندگی سے بچانے کے لیے معروف ہیں۔ Dr Hamlin سنہ ۱۹۵۹ سے ایتھیوپیا کے شہر ادیس ابابا میں عورتوں کو ولادت کی وجہ سے ہونے والے مسئلے 'آبسٹیٹرک فسٹولا' کے سلسلے میں مدد دے رہی تھیں۔ اس اندرونی نقصان کا شکار ہونے والی عورتیں اپنے جسمانی افعال پر قابو نہیں رکھ سکتیں اور انہیں ذلّت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور برادری سے نکال دیا جاتا ہے۔

Dr Hamlin اور ان کے شوہر نے ادیس ابابا فسٹولا ہاسپٹل قائم کیا۔ ان کی کوششوں سے ہزاروں عورتیں اپنے گھروں کو لوٹنے اور مکمل اور صحتمند زندگی گزارنے کے قابل بنیں۔

۱۹۹۵ میں Dr Hamlin کو کمپینیئن آف دی آرڈر آف آسٹریلیا بنایا گیا جو آسٹریلیا کا اعلیٰ ترین ایوارڈ ہے۔

آسٹریلیا کی نوبل انعام یافتہ شخصیات

آسٹریلیا سائنسی اور طبّی تحقیق کے لیے جانا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل آسٹریلین شخصیات ان شعبوں میں نوبل انعام حاصل کر چکی ہیں۔

- Professor William Bragg (۱۸۶۲–۱۹۴۲) اور Lawrence Bragg (۱۸۹۰–۱۹۷۱)، فزکس کے ماہرین
  William Bragg (باپ) اور Lawrence Bragg (بیٹے) نے ۱۹۱۵ میں مل کر فزکس کا نوبل انعام جیتا جو انہیں 'ایکسرے سے کرسٹل اجسام کے تجزیے کے لیے ان کی خدمات پر' ملا۔
- Sir Howard Walter Florey (۱۸۹۸–۱۹۶۸)، پیتھالوجسٹ
  ایڈیلیڈ، ساؤتھ آسٹریلیا میں پیدا ہونے والے Howard Florey کو ۱۹۴۵ میں فزیالوجی یا میڈیسن کا (مشترکہ) نوبل انعام ملا 'پینسلین اور مختلف متعدّی بیماریوں میں اس کے شفا بخش اثر کی دریافت پر'
- Sir Frank Macfarlane Burnet (۱۸۹۹–۱۹۸۵)، میڈیکل سائنٹسٹ اور بائیولوجسٹ
  وکٹوریا میں پیدا ہونے والے Frank Burnet کو ۱۹۶۰ میں فزیالوجی یا میڈیسن کا (مشترکہ) نوبل انعام ملا 'مدافعتی نظام کو مضر اجسام کی برداشت دلانے سے متعلق دریافت پر'۔
- Sir John Carew Eccles (۱۹۰۳–۹۷)، فزیالوجسٹ
  John Eccles کی پیدائش میلبرن میں ہوئی اور انہیں ۱۹۶۳ میں فزیالوجی یا میڈیسن کا (مشترکہ) نوبل انعام ملا 'عصبی خلیے کی جھلی کے اطراف اور مرکزی حصے کو تحریک دینے اور تحریک روکنے میں فعال آئیونک میکنزمز سے متعلق دریافتوں پر'۔
- Sir Bernard Katz (۱۹۱۱–۲۰۰۳)، فزیشن اور بائیوفزیسسٹ
  جرمنی میں پیدا ہونے والے Bernard Katz نے ۱۹۴۱ میں آسٹریلین شہریت اختیار کی۔ انہیں ۱۹۷۰ میں 'عصبی ٹرمینلز میں ہیومرل ٹرانسمٹرز اور ان کے ذخیرے، اخراج اور فعل رکنے سے متعلق دریافتوں پر' فزیالوجی یا میڈیسن کا نوبل انعام ملا۔
- Professor John Warcup Cornforth (۱۹۱۷–۲۰۰۷)، کیمسٹ
  John Cornforth کی پیدائش سڈنی میں ہوئی تھی اور انہیں ۱۹۷۵ میں کیمسٹری کا (مشترکہ) نوبل انعام ملا 'انزائم کیٹیلائزڈ ردعمل کی سٹیریوکیمسٹری کے سلسلے میں ان کے کام پر'۔
- Professor Peter Doherty (ولادت ۱۹۴۰) امیونالوجسٹ
  Peter Doherty کی پیدائش کوئینزلینڈ میں ہوئی اور انہیں ۱۹۹۶ میں فزیالوجی یا میڈیسن کا (مشترکہ) نوبل انعام ملا 'خلیات کے پیدا کیے ہوئے مدافعتی نظام کی خصوصیت کے بارے میں دریافتوں پر'۔
- Professor Barry Marshall (ولادت ۱۹۵۱)، ماہر نظام انہضام اور Doctor Robin Warren (ولادت ۱۹۳۷)، پیتھالوجسٹ
  Barry Marshall اور Robin Warren دونوں کو ۲۰۰۵ میں فزیالوجی یا میڈیسن کا نوبل انعام ملا جو 'بیکٹیریم ہیلیکوبیکٹر پائیلوری اور ورم معدہ اور نظام انہضام کے السر میں اس کے کردار' کی دریافت کے لیے تھا۔
- Professor Elizabeth Helen Blackburn (ولادت ۱۹۴۸) بائیولوجسٹ
  ہوبارٹ میں پیدا ہونے والی Elizabeth Blackburn کو ۲۰۰۹ میں فزیالوجی یا میڈیسن کا (مشترکہ) نوبل انعام ملا جو 'اس دریافت کے لیے تھا کہ ٹیلومیئرز اور telomerase انزائم کیسے کروموزومز کا تحفظ کرتے ہیں'۔
- Professor Brian P. Schmidt (ولادت ۱۹۶۷)، ماہر فلکیات
  Brian P. Schmidt کو ۲۰۱۱ میں فزکس کا (مشترکہ) نوبل انعام ملا جو 'دور واقع سپرنووے کے مشاہدات کے ذریعے کائنات کی وسعت میں اضافے کی رفتار تیز ہوتی جانے کی دریافت پر تھا'۔

مندرجہ ذیل آسٹریلین شخصیت کو ادب کا نوبل انعام مل چکا ہے۔

- Patrick White (۱۹۱۲–۹۰)، ناول نگار اور ڈرامہ نگار
  Patrick White کی پیدائش لندن میں ایک آسٹریلین جوڑے کے یہاں ہوئی اور ۱۹۷۳ میں انہیں ادب کا نوبل انعام 'ایک شاندار اور نفسیاتی بیانیہ فن پر ملا جس نے ایک نئے براعظم کو ادب کی دنیا میں متعارف کروایا ہے'۔

حصہ ششم

ہماری آسٹریلین داستان

ہماری آسٹریلین داستان

آسٹریلیا کی داستان کو ڈھالنے میں بہت سے لوگوں اور واقعات کا ہاتھ ہے۔

ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر اقوام

آسٹریلیا کے اولین باشندے ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر اقوام ہیں جن کی تہذیبیں اور روایات دنیا میں قدیم ترین جاری و ساری تہذیبیں اور روایات ہیں۔

آثار قدیمہ کے ریکارڈوں سے پتہ چلتا ہے کہ ایبوریجنل قومیں اب سے ۶۵,۰۰۰ اور ۴۰,۰۰۰ سال پہلے کے درمیانی دور میں آسٹریلیا پہنچیں تاہم ایبوریجنل قوموں کا ماننا ہے کہ وہ اس دھرتی کی تخلیقی داستانوں میں مرکزی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کی تخلیقی داستانیں وقت کے آغاز سے شروع ہوتی ہیں۔

ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر قومیں قدیم عقائد اور روایات رکھتی ہیں جو آج بھی ان کی رہنمائی کرتی ہیں۔ ان کا زمین سے گہرا تعلق ہے جس کا اظہار ان کی داستانوں، آرٹ اور رقص میں ہوتا ہے۔

زبانیں

برطانوی آبادکاری سے پہلے آسٹریلیا کی ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر اقوام ۷۰۰ سے زیادہ زبانیں اور لہجے استعمال کرتی تھیں۔ ان میں سے ۱۰۰ سے زیادہ آج بھی استعمال میں ہیں اگرچہ اب بیس سے کم زبانوں یا لہجوں کو بچوں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ اصل و قدیمی تہذیبوں کی زبانی کہانیاں نہایت اہم ہیں کیونکہ یہ لوگوں اور زمین کی داستان سناتی ہیں۔

خواب (ڈریمنگ)

ڈریمنگ وہ مغربی اصطلاح ہے جو ایبوریجنل لوگوں کی زندگی میں رہنمائی کرنے والے علم، عقائد اور رواجوں کا نظام بیان کرنے کے لیے اکثر استعمال کی جاتی ہے۔

والدین اور بزرگ بچوں کو خوابوں کی کہانیاں سناتے ہیں۔ یہ کہانیاں بچوں کو سکھاتی ہیں کہ ان کی دھرتی کیسے بنی اور آباد ہوئی۔ یہ کہانیاں بچوں کو قیمتی عملی سبق بھی دیتی ہیں جیسے جنگلوں میں خوراک کہاں تلاش کی جائے۔

خوابوں کی کہانیاں موسیقی، گیت اور رقص کے ساتھ سنائی جاتی ہیں۔ جب ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگ گیت اور رقص میں مشغول ہوں، وہ اپنے اجداد کے ساتھ گہری وابستگی محسوس کرتے ہیں۔

قدیمی آرٹ کی اصل صورتیں چٹانوں پر کندہ کاری یا مصوّری اور زمین پر ڈیزائنوں کی صورت میں تھیں۔ وسطی آسٹریلیا کے لوگ بالعموم نقطوں، دائروں اور مخصوص تہذیبی علامات کے استعمال سے بصری فن پارے تخلیق کرتے تھے جن سے دھرتی یا خوابوں کی کہانیاں پیش کی جاتی تھیں جبکہ آسٹریلیا کے شمالی حصوں کے لوگ انسانوں، جانوروں، علامات اور روحوں کو مصوّری میں پیش کرتے تھے۔

ڈریمنگ آج بھی ایبوریجنل لوگوں کے لیے اہم ہے۔

کاکاڈو ایبوریجنل آرٹ

آسٹریلیا کے اولّین یورپی

ابتدائی یورپی مہم جوئی

ستارہویں صدی میں یورپی مہم جوؤں نے کچھ ایسے علاقے دریافت کیے جنہیں انہوں نے 'Terra Australis Incognita' - 'جنوب کی نامعلوم زمین' کا نام دیا۔ ۱۶۰۶ میں ولندیزی Willem Janszoon نے آسٹریلیا کے شمالی سرے پر واقع کیپ یورک پینسولا کے مغربی رخ کا نقشہ بنایا۔ اسی زمانے میں ایک ہسپانوی بحری جہاز نے جس کا کیپٹن Luís Vaez de Torre تھا، آسٹریلیا کی شمالی آبنائے کا بحری سفر کیا۔

ستارہویں صدی میں کچھ آگے چل کر ولندیزی جہازرانوں نے ویسٹرن آسٹریلیا کا ساحل دریافت کیا اور اس زمین کو 'نیو ہالینڈ' کا نام دیا۔

۱۶۴۲ میں Abel Tasman نے ایک نئے علاقے کا ساحل دریافت کیا جسے اس نے 'Van Diemen's Land' (اب تسمانیہ) کا نام دیا۔ اس نے ہزاروں میل آسٹریلین ساحلی علاقوں کا نقشہ بھی بنایا۔ اس کے نیو ہالینڈ کے نامکمل نقشے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے خیال میں شمال میں یہ زمین پاپوا نیو گنی سے جا ملتی تھی۔

Abel Tasman کا نیو ہالینڈ کا نقشہ، ۱۶۴۴

William Dampier آسٹریلیا کی زمین پر قدم رکھنے والا پہلا برطانوی انگریز تھا۔ وہ ۱۶۸۴ میں شمال مغربی ساحل پر اترا۔ زمین کو اتنا خشک اور گردآلود دیکھتے ہوئے اس نے اسے تجارت یا آبادکاری کے قابل نہیں سمجھا۔

Captain James Cook

۱۷۷۰ میں برطانوی جہاز راں Captain James Cook کے آسٹریلیا کے مشرقی ساحل پر پہنچنے تک یہ علاقہ یورپی لوگوں نے دریافت نہیں کیا تھا۔ Cook کو برطانوی حکومت نے جنوبی بحرالکاہل کے علاقوں کی دریافت کے لیے بحری سفر پر بھیجا تھا۔ اس نے مشرقی ساحل کا نقشہ بنایا اور اپنا بحری جہاز the Endeavour باٹنی بے پر لنگرانداز کیا جو جدید سڈنی کے قریب ہی جنوب میں ہے۔ James Cook نے اس علاقے کو 'نیو ساؤتھ ویلز' کا نام دیا اور اسے شاہ جارج سوئم کی ملکیت قرار دیا۔

سزایافتہ مجرموں کو لانے کا کام

آسٹریلیا اس لحاظ سے منفرد ہے کہ یہاں کے اولّین یورپی آبادکاروں میں سے اکثر سزایافتہ مجرم تھے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے آزادی حاصل کرنے کے بعد اب برطانیہ اپنے سزایافتہ مجرموں کو وہاں نہیں بھیج سکتا تھا لہٰذا برطانوی قیدخانوں میں جگہ بہت تنگ ہو گئی۔ ۱۷۸۶ میں برطانیہ نے کچھ سزایافتہ مجرموں کو نیو ساؤتھ ویلز کی نوآبادی میں بھیجنے کا فیصلہ کیا۔

پہلی نوآبادی

نیو ساؤتھ ویلز کی نوآبادی کا پہلا گورنر کیپٹن آرتھر فلپ تھا۔ وہ برطانیہ سے ۱۱ بحری جہاز بحفاظت دنیا کی دوسری طرف لایا اور وہ ۲۶ جنوری ۱۷۸۸ کو Sydney Cove میں پہنچنے والے 'پہلے بحری بیڑے' کا سربراہ تھا۔ اس موقع کی یاد میں ہم ہر سال اس تاریخ پر آسٹریلیا ڈے مناتے ہیں۔

برطانیہ سے روانہ ہونے والے پہلے بحری بیڑے کی ۱۷۸۸ میں Sydney Cove میں آمد

آبادکاری کے ابتدائی سال

نوآبادیاتی بستی کے ابتدائی سال بہت سخت تھے۔ لوگوں کو بھوک سے بچانے کے لیے گورنر فلپ نے ہر شخص کے لیے برابر راشن مقرر کیا اور وہ خود اور اس کے افسر بھی سب کے برابر ہی راشن لیتے تھے۔ اس کی معاملہ فہمی اور عزم کے سبب نوآبادی ان اوّلین مشکل سالوں سے گزرنے کے قابل ہوئی۔

سزایافتہ مجرموں نے اس نئی بستی میں بڑی محنت کی۔ جن لوگوں کی سزا کا عرصہ پورا ہو جاتا تھا، وہ آزاد مرد اور عورتیں بن جاتے تھے اور کام اور گھر بسانے کے لیے بستی میں دوسری جگہوں کو چلے جاتے تھے۔

نئے مواقع

آسٹریلیا کی اولین یورپی آبادی میں زیادہ تعداد برطانوی انگریزوں، سکاٹش، ویلش اور آئرش لوگوں کی تھی۔ سکاٹش، ویلش اور آئرش لوگوں کی انگریزوں سے بہت سی جنگیں ہو چکی تھیں لیکن آسٹریلیا میں یہ چاروں گروہ اکٹھے رہتے تھے اور آپس میں قریبی تعاون رکھتے تھے۔

سزایافتہ مجرموں اور رہائی یافتہ لوگوں نے نوآبادی میں نئے مواقع تلاش کرنا شروع کیے۔ کچھ رہائی یافتہ لوگوں نے تاجروں کی حیثیت سے اپنے کاروبار شروع کیے۔ کچھ نے کھیتی باڑی، ہنرمندانہ پیشوں، دکانداری اور شراب خانوں میں کامیابی حاصل کی۔

Caroline Chisholm (۱۸۰۸—۷۷)

Caroline Chisholm ایک سرکردہ سماجی مصلح تھیں جنہوں نے ابتدائی نوآبادیات میں اکیلی عورتوں کے حالات بہتر بنائے۔ وہ اپنے فوجی افسر شوہر اور پانچ بچوں کے ساتھ ۱۸۳۸ میں آسٹریلیا آئیں۔ وہ سڈنی کی سڑکوں پر رہنے والی تارک وطن عورتوں کی مدد کرتی تھیں۔ چند ہی سالوں میں انہوں نے نوآبادی میں تارک وطن عورتوں کے لیے ۱۶ ہاسٹل قائم کر لیے۔

Caroline نے نوآبادیات کا سفر کرنے والے لوگوں کے لیے بحری جہازوں پر حالات بہتر بنانے کے لیے بڑی محنت کی۔ انہوں نے ناداروں کے لیے قرضوں کا منصوبہ بھی فراہم کیا تاکہ مدد پر انحصار اور غربت کے چکر کو توڑا جائے۔

آج Caroline Chisholm کے نام پر آسٹریلیا میں کئی سکول قائم ہیں۔ انہیں 'تارکین وطن کی دوست' کہا جاتا تھا اور لوگوں کو نئی زندگی کے آغاز میں مدد دینے کے لیے ان کی انتھک کوششوں پر انہیں احترام سے یاد کیا جاتا ہے۔

گورنر Macquarie

گورنر فلپ کے ساتھ ساتھ ہماری تاریخ کے ابتدائی دور میں گورنر Lachlan Macquarie کو بھی اہم مقام حاصل ہے۔ وہ ۱۸۱۰ سے ۱۸۲۱ تک نیو ساؤتھ ویلز کی نوآبادی کے گورنر رہے اور انہوں نے ایک آزاد بستی کے طور پر اسے ترقی دی، بجائے اس کے کہ یہ سزایافتہ مجرموں کی بستی ہی رہے۔ انہوں نے کھیتی باڑی کے طریقے بہتر بنائے، نئی سڑکیں اور عوامی سہولیات تعمیر کیں اور آسٹریلیا میں مہم جوئی کی حوصلہ افزائی کی۔

گورنر Macquarie نے تعلیم پر بھی پیسہ لگایا اور وہ سابقہ سزایافتہ افراد کے حقوق کا احترام کرتے تھے۔ انہوں نے کچھ سابقہ سزایافتہ افراد کو ججوں اور عوامی اہلکاروں کی نوکریاں دیں۔

گورنر Macquarie کو نوآبادی میں مثبت تبدیلیاں کرنے کے سبب تاریخ میں عزت کا مقام حاصل ہے۔ نیو ساؤتھ ویلز کی میکوائری یونیورسٹی کا نام انہی کے نام پر ہے۔

سزایافتہ افراد کی میراث

یہ سوچا جا رہا تھا کہ گورنر کا مرتبہ ایک آدمی کو بہت زیادہ طاقت دلا دیتا ہے لہٰذا ۱۸۲۳ میں نیو ساؤتھ ویلز مقنّنہ کاؤنسل قائم کی گئی تاکہ وہ اگلے گورنر کی مشیر بنے اور نوآبادی میں اصلاحات کرے۔

برطانیہ نے ۱۸۴۰ میں نیو ساؤتھ ویلز، ۱۸۵۲ میں تسمانیہ اور ۱۸۶۸ میں ویسٹرن آسٹریلیا میں سزایافتہ مجرموں کو بھیجنا چھوڑ دیا۔ کل ملا کر ۱۶۰,۰۰۰ سے زیادہ سزایافتہ مجرم آسٹریلیا لائے گئے تھے۔ سابقہ سزایافتہ افراد اور آبادکاروں کے بیچ فرق بتدریج غائب ہو گیا۔ ۱۸۵۰ کی دہائی سے نوآبادیات کے لوگ اپنی حکومت چلانے لگے اور انہیں قابل احترام معاشرے قائم کرنے کی خواہش تھی۔ بہت سے آسٹریلین آج اپنی اس میراث پر فخر کرتے ہیں کہ ان کے اجداد کبھی سزایافتہ افراد تھے۔

یورپی آبادکاری کے بعد ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر اقوام

ایک اندازے کے مطابق ۱۷۸۸ میں یورپی آبادکاری کے آغاز کے وقت آسٹریلیا میں ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کی تعداد ساڑھے ۷ لاکھ سے ۱۴ لاکھ کے درمیان تھی۔ اس میں تقریباً ۲۵۰ الگ اقوام اور ۷۰۰ سے زیادہ لسانی گروہ شامل تھے۔

آسٹریلیا میں اپنی نوآبادیات قائم کرتے ہوئے برطانوی حکومت نے ایبوریجنل اقوام کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا۔ برطانوی حکام سمجھتے تھے کہ انہیں زمین پر قبضہ کرنے کا قانونی حق حاصل ہے۔

ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر اقوام کی اپنی معیشتیں تھیں اور دھرتی سے ان کا قدیمی اور مستحکم رشتہ تھا۔ وہ اپنی حکومت کے تحت زندگی گزارتے رہے تھے لیکن اب انہیں نوواردوں کے قوانین قبول کرنے کے لیے مجبور کیا جا رہا تھا۔ ان نوواردوں کو یہاں آنے کی دعوت نہیں دی گئی تھی اور بالعموم ان کا خیر مقدم نہیں کیا جاتا تھا۔

برطانوی نوآبادیات کے قیام سے ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر اقوام کی زندگیوں میں شدید تبدیلیاں آئیں۔ جب نوواردوں نے نئے سماجی، معاشی اور مذہبی طور طریقے نافذ کرنے کی کوشش کی تو جانی نقصان ہوا اور زمین چھینی گئی۔ نئے جانوروں، پودوں اور بیماریوں کی آمد ہوئی۔

ابتدائی گورنروں کو ہدایت تھی کہ وہ ایبوریجنل لوگوں کو نقصان نہ پہنچائیں لیکن برطانوی آبادکار ایبوریجنل زمینوں پر پھیلنے لگے اور بہت سے ایبوریجنل لوگ مارے گئے۔ عام طور پر آبادکاروں کو ایسے جرائم کی سزا نہیں ملتی تھی۔

کچھ ایبوریجنل لوگ اور یورپی آبادکار ایک دوسرے کے ساتھ پر امن طور پر رہ رہے تھے۔ کچھ آبادکاروں نے ایبوریجنل لوگوں کو اپنے بھیڑوں اور مویشیوں کے فارموں پر کام دیا۔ گورنر Macquarie نے ایبوریجنل لوگوں کو کھیتی باڑی کے لیے ان کی اپنی زمین دینے کی پیشکش کی اور ایبوریجنل بچوں کے لیے سکول قائم کیا۔ تاہم بالعموم ایبوریجنل لوگ ان آبادکاروں جیسے طرز زندگی پر آمادہ نہیں تھے کیونکہ وہ اپنی تہذیبی روایات کو کھونا نہیں چاہتے تھے۔

زمین کی لڑائیوں میں بہت سے ایبوریجنل لوگوں کی جانیں گئیں۔ اگرچہ درست تعداد معلوم نہیں ہے، ایک اندازے کے مطابق کئی لاکھ ایبوریجنل افراد مارے گئے تھے۔ اس سے بھی بڑی تعداد ان ایبوریجنل لوگوں کی تھی جو ملک میں یورپی لوگوں کی لائی ہوئی بیماریوں سے ہلاک ہوئے۔ ایبوریجنل جانوں کا ضیاع ایک بڑی تباہی تھا۔

تاریخی سنگ میل

اندرون ملک مہم جوئی

نیو ساؤتھ ویلز میں ابتدائی آبادکاروں کو شدید مشکلات کا سامنا تھا۔ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر اقوام نے اس خشک ماحول میں گزارا کرنا اور جینا سیکھ لیا تھا اگرچہ خشک سالی میں انہیں بھی مصائب برداشت کرنا پڑتے تھے۔

بلیو ماؤنٹینز پہاڑی سلسلہ (سڈنی کے مغرب میں تقریباً ۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر) سڈنی کے اولین مہم جوؤں کے لیے ایک بڑا چیلنج تھا۔ ۱۸۱۳ میں Gregory Blaxland، William Charles Wentworth اور William Lawson نامی تین آدمی آخرکار اس پہاڑی سلسلے کو عبور کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ آج بلیو ماؤنٹینز میں سڑک اور ریل کی پٹڑی اسی راستے پر بنی ہوئی ہے جو انہوں نے اختیار کیا تھا۔

ان پہاڑوں کی دوسری طرف مہم جوؤں نے کھلا علاقہ دریافت کیا جو بھیڑیں اور مویشی پالنے کے لیے اچھا تھا۔ مزید اندرونی علاقے کی طرف سفر کرتے ہوئے انہوں نے خشک، صحرائی علاقہ پایا۔

یورپی مہم جوؤں کو پانی تلاش کرنے اور زندہ رہنے کی خاطر کافی خوراک ساتھ لے جانے میں مشکل ہوتی تھی۔ جرمنی میں پیدا ہونے والے مہم جو Ludwig Leichhardt سنہ ۱۸۴۸ میں براعظم آسٹریلیا کو مشرق سے مغرب تک عبور کرنے کی کوشش میں لاپتہ ہو گئے۔

۱۸۶۰ میں Robert O'Hara Burke اور William John Wills آسٹریلیا کو جنوب سے شمال تک عبور کرنے کے لیے میلبرن سے روانہ ہوئے۔ وہ ایک بڑی مہم لے کر جا رہے تھے لیکن یہ سفر بہت مشکل تھا۔ Burke اور Wills کو جنگلوں اور صحراؤں کا تجربہ نہیں تھا۔ انہیں ایبوریجنل Yandruwandha قوم سے ماہرانہ مدد ملی لیکن دونوں مہم جو واپسی کے سفر میں انتقال کر گئے۔ اگرچہ وہ اپنی مہم مکمل کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے، ان کی داستان آرٹ اور ادب میں زندہ ہے۔ یہ ہمارے ملک کے کڑے حالات کی ایک دردناک مثال ہے۔

آبادکار اور پائنیئر (اوّلین کارنامے کرنے والے)

زندگی ان آبادکاروں کے لیے بھی سخت تھی جن کے پاس اچھی زمین تھی۔ سیلابوں کے سلسلوں یا خشک سالی کے بعد ایسا ہوتا تھا کہ آبادکاروں کی روزی کا ذریعہ ختم ہو جاتا اور کسانوں کو اکثر نئے سرے سے محنت شروع کرنا پڑتی۔ تاہم لوگ ہمت یکجا کر کے پھر سے مشقّت میں جٹ جاتے۔ 'آزی بیٹلر' کی اصطلاح آسٹریلین قوم میں حالات کے مقابلے کی روح اور حوصلے کی عکاس ہے۔ پائنیئرز کو ان سخت ادوار میں ان کی جرات کے لیے عزت سے یاد کیا جاتا ہے۔ جب مردوں کو کہیں جانا پڑتا یا مرد فوت ہو جاتے تھے تو اکثر عورتوں کو کاروبار یا فارم چلانا پڑتا تھا۔

انہی ابتدائی سخت سالوں میں آسٹریلین 'میٹ شپ' کی روح پروان چڑھی۔ یہ جذبہ ان مردوں کے درمیان قوی تھا جو آؤٹ بیک کا سفر کرتے، بھیڑوں کی اون اتارتے اور مویشیوں کو منڈیوں تک لے جاتے۔ آبادکار ایک دوسرے کو مشکل ادوار میں مدد بھی دیتے تھے۔ یہ روایت اب بھی بڑی حد تک آسٹریلین زندگی کا حصہ ہے۔

سونا نکالنے کی دوڑ

۱۸۵۱ کے آغاز میں نیو ساؤتھ ویلز میں سونے کی دریافت کو 'قوم کو بدل دینے والی دریافت' کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کچھ ہی عرصہ بعد وکٹوریا کی نئی خودمختار نوآبادی میں بھی سونا مل گیا۔

۱۸۵۲ کے آخر تک تقریباً ۹۰,۰۰۰ لوگ آسٹریلیا کے سب حصوں اور باقی دنیا سے سونے کی تلاش میں وکٹوریا آ چکے تھے۔

یوریکا بغاوت کو آسٹریلیا کی تاریخ کے ایک عظیم جمہوری واقعے کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ سرکاری سپاہی سونا تلاش کرنے والوں سے کھدائی کے لائسنسوں کی فیس وصول کرتے ہوئے بڑی درشتی سے کام لیتے تھے۔ ۱۱ نومبر ۱۸۵۴ کو تقریباً ۱۰,۰۰۰ افراد نے بیلیراٹ میں بیکری ہل پر اکٹھے ہو کر بنیادی جمہوری حقوق کا چارٹر منظور کیا جس میں یہ بھی شامل تھا کہ سونے کے مہنگے لائسنس ختم کر دیے جائیں اور لوگ وکٹوریا کی پارلیمنٹ میں نمائندے چننے کے لیے ووٹ دے سکیں۔

اس کے بعد یوریکا کی کانوں کے علاقے میں 'یوریکا سٹاکیڈ' (دفاعی احاطہ) تعمیر کیا گیا۔ اس مقام پر کھدائی کرنے والوں نے باغیوں کے جھنڈے (جس پر سدرن کراس کا نشان تھا) کی قسم کھائی کہ وہ متحد رہیں گے اور اپنے حقوق اور آزادیوں کے دفاع کے لیے لڑیں گے۔ ۳ دسمبر ۱۸۵۴ کی صبح سرکاری اہلکاروں نے فوجیوں کو یوریکا کے دفاعی احاطے پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا۔ مختصر لڑائی کے بعد سونے کی کھدائی کرنے والے مغلوب ہو گئے اور ان میں سے ۳۰ کے قریب مارے گئے۔

باغی رہنماؤں پر وطن کے خلاف سازش کا مقدمہ کیا گیا لیکن کوئی جیوری انہیں مجرم قرار دینے پر آمادہ نہ ہوئی۔ ایک رائل کمیشن نے فیصلہ دیا کہ قصور حکومت کا تھا اور کان کنوں کے بہت سے مطالبات پورے کیے گئے جن میں ان کی سیاسی نمائندگی کی خواہش بھی شامل تھی۔ ایک سال کے اندر ہی باغیوں کا رہنما Peter Lalor وکٹوریا کی پارلیمنٹ کا رکن بن گیا۔

وقت کے ساتھ ساتھ یوریکا بغاوت احتجاج اور 'منصفانہ مقابلے' کے نظریے کی علامت بن چکی ہے۔

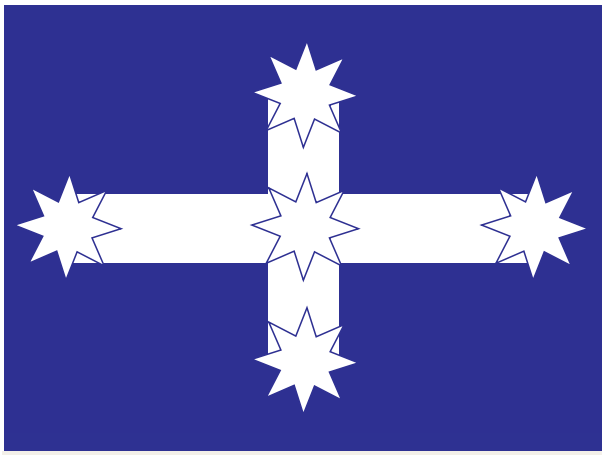

یوریکا کا جھنڈا

سونا نکالنے کی دوڑ نے آسٹریلیا کو کئی طریقوں سے بدل دیا۔ سونا نکالنے کے سالوں میں آسٹریلیا کی غیر اصل آبادی میں اضافہ ہوا یعنی ۱۸۵۱ میں تقریباً ۴۳۰,۰۰۰ آبادی سے بڑھ کر ۱۸۷۱ میں یہ آبادی ۱۷ لاکھ ہو گئی۔ اوّلین ریلوے اور ٹیلیگراف کی تعمیر ۱۸۵۰ کی دہائی میں ہوئی تاکہ بڑھتی ہوئی آبادیوں کا ایک دوسرے سے رابطہ ہو سکے۔

ساؤتھ آسٹریلیا کے علاوہ باقی ساری نوآبادیات میں سونے کے بڑے ذخیرے ملے تھے۔ معیشت پھل پھول رہی تھی اور اب آسٹریلیا کی سب سے قیمتی برآمد اون کی بجائے سونا تھا۔ ۱۸۹۰ کے آس پاس آسٹریلیا دنیا بھر میں اعلیٰ ترین معیار زندگی رکھنے والے ممالک میں شامل ہو چکا تھا۔

دخیل اور کسان

نوآبادیات کے ابتدائی ایام میں 'سکواٹرز' (دخیل) کہلائے جانے والے لوگوں نے بہت سی زمین پر قبضہ کر کے فارم اور کھیت بنا لیے تھے۔ اگرچہ انہوں نے پیسہ دے کر زمین نہیں خریدی تھی، دخیل زمین کو اپنی ملکیت تصوّر کرتے تھے۔ جب سونا نکالنے کے اوّلین ادوار گزر گئے تو حکومت کو دخیلوں سے یہ زمین واپس لینے میں بڑی مشکل کا سامنا ہوا۔

۱۸۶۰ کی دہائی میں حکومت نے چاہا کہ دخیلوں کی زمین محنت کش آدمیوں اور ان کے گھرانوں کو کھیتی باڑی کے لیے بیچ دی جائے۔ لیکن دخیلوں کی کوشش تھی کہ وہ زیادہ سے زیادہ زمین پر اپنا قبضہ برقرار رکھیں۔

ریلوے کی تعمیر تک نئے کسان جن کے فارم منڈیوں سے دور تھے، بڑے مشکل ماحول میں گزر کر رہے تھے۔ شہروں میں زیادہ اجرت پر کام کے مواقع کی وجہ سے زمینوں پر زندگی اور کام کے بدلے تھوڑی کمائی لوگوں کو بے کشش لگتی تھی۔

کھیتوں میں کام کو آسان بنانے کے لیے مشینیں ایجاد کرنے کی آسٹریلین روایت کا آغاز ساؤتھ آسٹریلیا میں ہوا۔ مثال کے طور پر سٹمپ جمپ ہل (۱۸۷۰ کی دہائی میں) کی مدد سے سخت زمین کو فصلیں اگانے کے لیے تیار کرنا آسان ہو گیا۔

انیسویں صدی میں تارکین وطن کی آمد

انیسویں صدی کے اوائل میں نوآبادیات میں بڑے گروہ برطانوی انگریز، سکاٹش، ویلش اور آئرش پس منظر رکھنے والے تھے۔ آسٹریلیا میں کھیل اور مشاغل، تہذیبی و ثقافتی سرگرمیاں اور مذہبی رواج برطانیہ جیسے تھے۔ یورپ اور ایشیا سے تارکین وطن کے کچھ چھوٹے گروہ بھی آئے تھے۔ انیسویں صدی میں آنے والے یورپی آبادکاروں میں اٹلی، یونان، پولینڈ، مالٹا اور روس کے لوگوں کے علاوہ وائن کی صنعت میں کام کرنے والے فرانسیسی آبادکار بھی شامل تھے۔ ان میں اکثر جوان مرد تھے جو کام اور خوشحالی کی تلاش میں تھے یا بحری جہازوں سے بھاگ آنے والے ملّاح تھے۔

۱۸۴۲ کے بعد چینی تارکین وطن کی آسٹریلیا آمد شروع ہوئی اور سونے کی دریافت کے بعد ان کی تعداد بڑھتی گئی۔ سونے کی کانوں والے علاقوں میں نسلی کشیدگی پائی جاتی تھی جو کبھی کبھار چینیوں کے خلاف ہنگاموں پر منتج ہوتی جیسا کہ ۱۸۵۴ میں بینڈیگو میں ہوا۔ اس نسلی کشیدگی کے سبب وکٹوریا میں پہلی بار ۱۸۵۵ میں اور نیو ساؤتھ ویلز میں ۱۸۶۱ میں امیگریشن پر پابندیاں لگیں۔

۱۸۵۰ کی دہائی میں سونا نکالنے کے ادوار کے بعد بہت سے چینی اپنے وطن لوٹ گئے۔ یہاں رک جانے والوں میں وہ دکاندار باغبان تھے جو پانی کی کمی کا شکار علاقوں میں شدت سے مطلوب پھل اور سبزیاں مہیا کرتے تھے۔

۱۸۶۰ کی دہائی سے ایران، مصر اور ترکی کے لوگ آؤٹ بیک آسٹریلیا سے گزرنے والے اونٹوں کے 'قافلے' چلانے کے لیے آئے۔ ہندوستانی شتربانوں کے ساتھ ساتھ انہیں بھی بالعموم 'افغان' کہا جاتا تھا جس کی بڑی وجہ ان کا ملتا جلتا لباس اور مشترکہ اسلامی عقائد تھے۔ یہ شتربان 'اندرون ملک کے پائنیئر' سمجھے جاتے تھے۔

کوئینزلینڈ میں ہندوستان اور پیسیفک آئی لینڈز کے لوگ بھی چینی اور کیلے کی صنعتوں میں کام کر رہے تھے جن کی اجرت اکثر بہت کم اور کام کے حالات خراب ہوتے تھے۔

۱۸۸۰ کی دہائی سے لبنانی کام کی خاطر آسٹریلیا آنے لگے۔ ان میں سے بہت سے کپڑا سازی اور لباس سازی کی صنعتوں میں مشغول تھے اور لبنانی خاندان دیہی آسٹریلیا میں اکثر پردوں وغیرہ کے کاروباروں کے مالک بن گئے۔

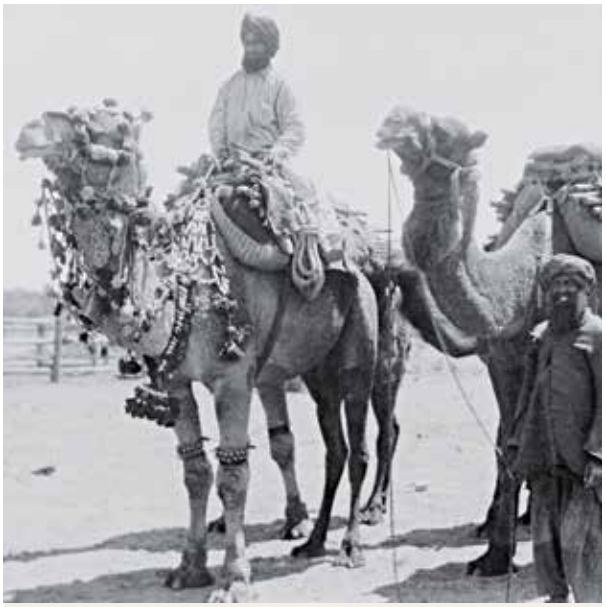

آؤٹ بیک آسٹریلیا میں 'افغان' شتربان

ایبوریجنل ریزروز

شروع میں ایبوریجنل لوگوں اور آبادکاروں کے درمیان زمین پر لڑائیوں کے بعد ایبوریجنل لوگوں کو معاشرے کے کناروں پر زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ ان میں سے کچھ آؤٹ بیک میں بھیڑوں اور مویشیوں کے سٹیشنوں پر بہت کم اجرت پر کام کرتے تھے جبکہ کئی دفعہ تو انہیں یہ کم اجرت بھی نہ ملتی تھی۔ نوآبادیاتی حکومتوں نے ایبوریجنل لوگوں کی رہائش کے لیے مخصوص بستیاں (ریزروز) بنائیں لیکن ان علاقوں میں ان کے لیے اپنی روایات کے مطابق زندگی گزارنا ممکن نہ تھا۔ مثال کے طور پر وہ اپنی مرضی سے شکار کرنے اور خوراک چننے کے لیے آزاد نہ تھے۔

انیسویں صدی کے اواخر میں نوآبادیاتی حکومتوں نے ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر اقوام کو ان کے حقوق سے محروم کر دیا۔ اب حکومتیں فیصلہ کرتی تھیں کہ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگ کہاں رہ سکتے تھے اور کس سے شادی کر سکتے تھے۔ انہوں نے بہت سے ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر بچوں کو ان کے والدین سے الگ کر کے 'سفید فام' گھرانوں یا سرکاری یتیم خانوں میں بھیج دیا۔ ایسی پالیسیاں بیسویں صدی کے نصف تک چلتی رہیں۔ ان 'مسروقہ نسلوں' کا مسئلہ بہت سے ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں اور آسٹریلیا کے دوسرے لوگوں کے لیے اب بھی گہرے دکھ کا باعث ہے اور ۲۰۰۸ میں اس وجہ سے آسٹریلین پارلیمنٹ میں قومی معافی مانگی گئی تھی۔

ووٹ کا حق (سفریج)

جو عورتیں انتخابات میں ووٹ کے حق کے لیے مہم چلا رہی تھیں، ان کے لیے دنیا کے کئی حصوں میں 'Suffragettes' کی اصطلاح استعمال کی جا رہی تھی۔ ۱۸۸۰ اور ۱۸۹۰ کی دہائیوں میں ہر نوآبادی میں کم از کم ایک سفریج سوسائٹی موجود تھی۔ ووٹ کا حق مانگنے والی خواتین نے پیٹیشنوں پر ہزاروں دستخط حاصل کر کے اپنی نوآبادیاتی پارلیمنٹوں میں پیش کیے۔

۱۸۹۵ میں ساؤتھ آسٹریلیا کی عورتوں نے ووٹ دینے اور پارلیمنٹ کے انتخابات میں امیدوار بننے کا حق حاصل کر لیا۔ ۱۸۹۹ میں ویسٹرن آسٹریلیا کی عورتوں نے ووٹ کا حق حاصل کر لیا۔

۱۹۰۲ میں آسٹریلیا وہ پہلا ملک بنا جہاں عورتوں کو ووٹ کا حق بھی ملا اور پارلیمنٹ میں منتخب ہونے کا حق بھی۔ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کو ۱۹۶۲ تک ووٹ کا حق نہیں دیا گیا۔

۱۹۲۳ میں Edith Cowan پہلی خاتون پارلیمنٹیرین بنیں جب انہیں ویسٹرن آسٹریلیا کی پارلیمنٹ کی رکن منتخب کیا گیا۔ ۱۹۴۳ میں Enid Lyons آسٹریلین پارلیمنٹ کی پہلی خاتون رکن بنیں۔

Catherine Spence (۱۸۲۵–۱۹۱۰)

Catherine Spence ایک مصنّفہ، مبلّغہ، عورتوں کے حقوق کی علمبردار اور ووٹ کے حق کی علمبردار تھیں۔ وہ سکاٹ لینڈ سے ہجرت کر کے آسٹریلیا آئی تھیں، انہوں نے درسی کتب اور آسٹریلیا کی زندگی کے بارے میں انعام یافتہ ناول لکھے۔

انہوں نے بے گھر بچوں کی مدد کے لیے ایک ادارہ قائم کیا اور نئے کنڈرگارٹن اداروں اور لڑکیوں کے لیے سرکاری سیکنڈری سکولوں کی اعانت کی۔

وہ پارلیمنٹ کی امیدوار کے طور پر کھڑی ہونے والی پہلی خاتون تھیں۔ اگرچہ انہیں بہت سے ووٹ ملے لیکن وہ اس نشست سے جیت نہیں سکیں۔ ۱۸۹۱ میں وہ ویمنز سفریج لیگ آف ساؤتھ آسٹریلیا کی نائب صدر بنیں۔

Catherine Spence اس بات کی علامت ہیں کہ ایک عورت پابندیوں والے زمانے میں بھی کیا کچھ حاصل کر سکتی ہے۔

وفاق (فیڈریشن)

اگرچہ نوآبادیات الگ الگ چل رہی تھیں، انیسویں صدی کے دوسرے نصف تک قومی وابستگی کا ایک مشترکہ احساس پیدا ہو چکا تھا۔

انیسویں صدی کے آخر تک نوآبادیات کو یکجا کرنے کی دو کوششیں ہو چکی تھیں۔ ۱۸۸۹ میں سر ہنری پارکس نے ایک مضبوط نئی قوم کے قیام کے لیے آواز اٹھائی۔ ۱۸۹۰ میں آسٹریلین فیڈریشن کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ایک آسٹریلین وفاق کے خیال پر بات چیت ہوئی۔

تاخیر کے کچھ ادوار کے بعد ۱۸۹۳ میں وفاق کی جانب قدم بڑھانے کے کام میں تیزی آ گئی۔ انتخاب کنندگان نے اگلے آئینی کنونشن کے ارکان کو چنا۔ انتخاب کنندگان نے ریفرنڈم کے دو مراحل میں ایک نئے آسٹریلین آئین کی منظوری کا ووٹ دیا۔

برطانوی حکومت اس پر متفق تھی کہ آسٹریلیا اپنی حکومت خود چلائے۔ یکم جنوری ۱۹۰۱ کو Edmund Barton، جو نیو ساؤتھ ویلز میں وفاق کی مہم کی قیادت کر رہے تھے، آسٹریلیا کے پہلے وزیر اعظم بنے۔ ان کی حکومت نے سڈنی کے Centennial Park میں عوام کے جم غفیر کے سامنے حلف اٹھایا۔

اب آسٹریلیا سلطنت برطانیہ کے اندر ایک ملک بن گیا تھا۔ ۱۹۳۱ تک آسٹریلیا کو دفاع اور امور خارجہ کے مکمل اختیارات نہیں ملے۔ ۱۹۴۸ میں آسٹریلین سٹیزن شپ ایکٹ آنے تک آسٹریلیا کے لوگ برطانیہ کی رعایا ہی تھے، نہ کہ آسٹریلیا کے شہری۔ اگرچہ قومی جذبہ پنپ چکا تھا، برطانوی ہونے کا احساس اب بھی مضبوط تھا۔

برزبین میں فیڈریشن ڈے، ۱۹۰۱

Edith Cowan (۱۸۶۱—۱۹۳۲)

Edith Cowan آسٹریلیا کی کسی پارلیمنٹ میں منتخب ہونے والی پہلی خاتون تھیں اور آسٹریلیا کے پچاس ڈالر کے نوٹ پر ان کی تصویر ہے۔

Edith خواتین کے لیے ووٹ کے حق کی تحریک میں نمایاں تھیں اور عوامی تعلیم اور بچوں کے حقوق کے لیے آواز اٹھانے والی سرکردہ شخصیت تھیں۔ Edith کو ۱۹۱۵ میں مجسٹریٹ اور ۱۹۲۰ میں جسٹس آف دی پیس بنایا گیا۔ ۱۹۲۱ میں Edith کو نیشنلسٹ پارٹی کی رکن کی حیثیت سے ویسٹرن آسٹریلیا کی قانون ساز اسمبلی میں منتخب کیا گیا۔

سیاسی جماعتوں کا قیام

۱۸۸۰ کی دہائی تک آسٹریلیا میں کارکن مضبوط ٹریڈ یونینز بنا چکے تھے۔ کساد بازاری اور خشک سالی کے ادوار میں یہ یونینز اجرت اور کام کے حالات کے تحفظ کے لیے ہڑتالیں کرتی تھیں۔

۱۸۹۱ میں ان کارکنوں نے لیبر پارٹی کے نام سے ایک سیاسی جماعت بنائی۔ اس کا بڑا مقصد کارکنوں کی اجرت اور حالات بہتر بنانا تھا۔ متوسط طبقے کے لوگ محنت کشوں کی نسبت زیادہ آرام سے زندگی گزارتے تھے لیکن انہیں محنت کشوں کی صورتحال کا احساس تھا۔ اجرت طے کرنے اور ہڑتالوں سے بچنے کے لیے سرکاری بورڈ بنائے گئے۔ ۱۹۰۷ میں سمجھوتے اور ثالثی کی کامن ویلتھ کورٹ نے کم از کم اجرت کا ایک معیار طے کیا جس میں ایک محنت کش مرد، اس کی بیوی اور تین بچے آرام سے سادہ زندگی گزار سکتے تھے۔

۱۹۱۰ میں لبرل پارٹی کی پہلی تشکیل ہوئی۔ مختلف ادوار میں اس پارٹی کے کئی نام رہ چکے ہیں جن میں نیشنلسٹ پارٹی اور یونائیٹڈ آسٹریلیا پارٹی کے نام شامل ہیں۔ ۱۹۴۴ میں لبرل پارٹی کی موجودہ صورت Robert Menzies نے قائم کی جو آگے چل کر آسٹریلیا میں سب سے لمبا عرصہ حکومت میں رہنے والے وزیر اعظم بنے۔

پہلی عالمی جنگ کے بعد کسانوں کے مفادات کے فروغ کے لیے کنٹری پارٹی بنائی گئی۔ اب اس کا نام نیشنل پارٹی ہے اور یہ بالعموم لبرل پارٹی کی اتحادی ہوتی ہے۔

۱۹۰۱ کا امیگریشن پر پابندیوں کا ایکٹ

دسمبر ۱۹۰۱ میں امیگریشن پر پابندیوں کا ایکٹ منظور ہو جانے کے بعد 'وائٹ آسٹریلیا' کی پالیسی کو قانون کا درجہ حاصل ہو گیا۔ اس ایکٹ کے ذریعے تارکین وطن کے آسٹریلیا میں کام کرنے اور 'غیر سفید فام' لوگوں کی امیگریشن کو محدود کیا گیا۔

غیر یورپی پس منظر رکھنے والے لوگوں کو کسی یورپی زبان میں ۵۰ الفاظ کی املا کا ٹیسٹ دینا ہوتا تھا۔ چائینیز چیمبر آف کامرس کے ارکان، بیرسٹر William Ah Ket اور اہم چینی کاروباری شخصیات نے عوامی سطح پر احتجاج کیا لیکن اس سے قانون کو بدلنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔

یورپ سے آنے والے تارکین وطن نئے وفاق آسٹریلیا میں نمایاں تھے۔ تاہم چین، ہندوستان، پیسیفک آئی لینڈز اور مشرق وسطی کے لوگوں کی تہذیبی و ثقافتی خدمات پہلے ہی آسٹریلیا کی سماجی شناخت کا حصہ بن چکی تھیں۔

Dorothea Mackellar (۱۸۸۵—۱۹۶۸)

Dorothea Mackellar ایک شاعرہ ہیں جو اپنی ۱۹۰۸ میں شائع ہونے والی نظم 'مائی کنٹری' کے لیے معروف ہیں جس کا ایک مصرعہ 'I love a sunburnt country' لافانی بن چکا ہے۔ ان کی شاعری کو آسٹریلیا کے دیہی حالات کی بہترین عکاسی کرنے والی شاعری سمجھا جاتا ہے جس کے لیے انہیں شمال مغربی نیو ساؤتھ ویلز میں Gunnedah کے قریب اپنے بھائیوں کے فارموں پر پیش آنے والے تجربات سے تحریک ملی۔

۱۹۶۸ میں Dorothea کو آسٹریلین ادب کے لیے ان کی کاوشوں پر آفیسر آف دی آرڈر آف دی برٹش ایمپائر بنایا گیا۔

پہلی عالمی جنگ (۱۹۱۴—۱۸)

آبادکاروں اور ابوریجنل لوگوں کے بیچ لڑائی کے علاوہ آسٹریلیا کی تاریخ نہایت پرامن رہی ہے۔ یہاں کبھی خانہ جنگی یا انقلابات نہیں ہوئے۔

نسل در نسل آسٹریلین سلطنت برطانیہ سے بہت وفادار رہے۔

ایشیا کے قریب واقع یورپی آبادی کی حیثیت سے آسٹریلین ہمیشہ خود کو خطرے سے دوچار سمجھتے تھے، بالخصوص جاپان کے ایک بڑی طاقت بن جانے کے بعد یہ احساس گہرا ہو گیا۔ ہم آسٹریلیا کے دفاع کے لیے سلطنت برطانیہ اور اس کی بحری طاقت پر انحصار کرتے تھے۔ آسٹریلیا نے سلطنت برطانیہ کو مضبوط رکھنے اور اپنے تحفظ کے لیے دونوں عالمی جنگیں لڑیں۔

آسٹریلیا اگست ۱۹۱۴ میں پہلی عالمی جنگ میں شامل ہوا اور ۱۹۱۵ میں آسٹریلیا نے جرمنی کے اتحادی ترکی پر حملے میں حصہ لیا۔ آسٹریلین اینڈ نیوزی لینڈ آرمی کور کے جوانوں (Anzacs) کو جزیرہ نما گلیپولی پر حملے کے لیے ایک مخصوص حصہ دیا گیا تھا۔

انہیں اس عالم میں مشکل ڈھلوانی چٹانوں پر چڑھنا پڑا کہ ترک فوجی ان پر گولیاں چلا رہے تھے۔ وہ کسی نہ کسی طرح چٹانوں پر چڑھ گئے اور مورچے کھود کر بیٹھ گئے اگرچہ بہت سے جوان مارے گئے تھے۔ وطن میں بیٹھے آسٹریلین لوگوں نے Anzacs کے جذبے پر بہت فخر محسوس کیا۔

گلیپولی کے بعد آسٹریلین افواج فرانس اور بیلجیئم میں مغربی محاذ پر لڑیں۔ 'diggers' کا نام انہیں یہیں ملا کیونکہ وہ بہت سا وقت خندقیں کھودنے اور ان کی مرّمت پر لگاتے تھے۔ اپنے کمانڈر لیفٹننٹ جنرل سر جان موناش کی قیادت میں آسٹریلین diggers نے جرمنی کے خلاف آخری لڑائیوں میں عظیم فتوحات حاصل کیں اور فرانسیسیوں کو ہمیشہ کے لیے اپنا شکر گزار بنا لیا جن کی مدد کے لیے وہ سرگرم تھے۔

آسٹریلین فوجی مردوں اور عورتوں نے مشرق وسطی میں بھی خدمات انجام دیں، وہ سوئیز کنال کے دفاع میں شریک ہوئے اور جزیرہ نما سینا اور فلسطین پر اتحادی فتح میں بھی شامل تھے۔

سمپسن اوراس کا گدھا -
John Simpson Kirkpatrick
(۱۸۹۲—۱۹۱۵)

سپاہی جان سمپسن گلیپولی میں ایمبولینس میڈیکل کور میں سٹریچر اٹھانے پر مامور تھا۔ پہاڑوں اور وادیوں میں سٹریچر اٹھا کر گزرنا مشکل تھا۔ فوج کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس نے ڈنی نامی گدھے پر زخمی فوجیوں کو لاد کر محفوظ جگہ پہنچانے کا کام کیا۔

دن رات، مسلسل گھنٹوں، سمپسن اور اس کا گدھا اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر میدان جنگ اور ساحلی کیمپ کے درمیان آتے جاتے تھے۔

سپاہی جان سمپسن ۲۵ اپریل ۱۹۱۵ کو گلیپولی پہنچا تھا۔ صرف چار ہفتوں بعد وہ دشمن کی مشین گنوں کا نشانہ بن کر شہید ہو گیا۔ ساحلی کیمپ پر موجود فوجی خاموش اور سوگوار کھڑے، ڈنی کو آتے ہوئے دیکھتے رہے جو ایک زخمی فوجی کو اٹھائے ساحل کی طرف آ رہا تھا اور اس کا نوجوان مالک اس کے ساتھ نہیں تھا۔ John Simpson Kirkpatrick کو آسٹریلیا کا یادگار ہیرو مانا جاتا ہے۔

اینزیک روایت

اینزیک کی روایت ترکی میں گلیپولی جزیرہ نما میں تخلیق ہوئی۔

۲۵ اپریل ۱۹۱۵ کو گلیپولی میں فوج کی آمد سے ایک ایسی مہم کا آغاز ہوا جو آٹھ مہینے چلتی رہی اور جس میں ۲۶,۰۰۰ سے زیادہ آسٹریلین زخمی یا شہید ہوئے۔ ان میں وہ ۸۰۰۰ شامل ہیں جو دشمن یا بیماری کے ہاتھوں مارے گئے۔ جزیرہ نما گلیپولی میں خدمات انجام دینے والوں کی بہادری اور جذبے نے ایک یادگار روایت کو جنم دیا اور 'اینزیک' کی اصطلاح آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی زبان میں شامل ہو گئی۔

۲۵ اپریل ۱۹۱۶ کو آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، انگلینڈ اور مصر میں موجود فوجی دستوں نے ساحل پر فوج کے اترنے کا پہلا سال پورا ہونے کی یاد منائی۔ تب سے ۲۵ اپریل کو اینزیک ڈے کا نام مل گیا۔

۱۹۲۰ کی دہائی میں اینزیک ڈے کی تقریبات پورے آسٹریلیا میں ہونے لگ گئی تھیں اور سٹیٹس نے اینزیک ڈے کو عوامی تعطیل بنا دیا تھا۔

ریاستی دارالحکومتوں میں بڑے بڑے وار میموریل تعمیر کیے گئے اور ملک بھر کے شہروں اور قصبوں میں بنی یادگاریں ان نوجوان مردوں اور عورتوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں جو اس جنگ میں اور بعد کے جنگ و جدل میں شہید ہوئے۔

اینزیک ڈے وہ دن ہے جب جنگوں، لڑائیوں اور قیام امن کی کارروائیوں میں خدمات انجام دینے والے سب لوگوں کو، ان کی میٹ شپ، مصائب میں حوصلے اور ہمارے مستقبل کے لیے دی ہوئی قربانیوں کے سبب خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ یہ دن جنگ کے بہت سے مختلف معانی پر غور کرنے کا دن بھی ہے۔

آج اینزیک ڈے آسٹریلیا اور دنیا کے بہت سے ممالک میں منایا جاتا ہے۔ جنگ سے لوٹنے والے آسٹریلین فوجی مرد اور عورتیں، دوسرے ممالک کے قیام امن میں شریک فوجی اور سابقہ فوجی سب فخر سے اینزیک ڈے کی پریڈوں میں مارچ کرتے ہیں۔

عظیم کساد بازاری (۱۹۲۹–۳۲)

عظیم کساد بازاری (گریٹ ڈپریشن) کا زمانہ آسٹریلیا کے لوگوں کے لیے انتہائی مشکلات کا زمانہ تھا۔ اس کا آغاز اکتوبر ۱۹۲۹ میں نیو یارک سٹاک ایکسچینج کے بالکل گر جانے کے وقت پر ہی ہوا۔ آسٹریلیا میں کساد بازاری کا موجب بننے والے دوسرے عوامل بھی تھے جیسے آسٹریلیا کی اجناس کی قیمتیں گر چکی تھیں اور آجروں کے نوکریوں اور اجرتوں میں کمی کرنے کی وجہ سے محنت کشوں میں بے چینی تھی۔ ۱۹۳۲ کے نصف تک تقریباً ۳۲ فیصد آسٹریلین بیروزگار ہو چکے تھے۔

آسٹریلیا کے معاشرے پر کساد بازاری کے اثرات تباہ کن تھے۔ کام اور باقاعدہ آمدن نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنے گھروں سے محروم ہو گئے۔ لوگ کچی پناہگاہوں میں رہنے پر مجبور ہو گئے جہاں نہ حرارت کا انتظام تھا، نہ گندگی کا نکاس۔ کچھ باپ اپنے بال بچوں کو چھوڑ گئے یا شراب نوشی میں لگ گئے۔ محنت کش طبقے کے بہت سے بچوں نے ۱۳ یا ۱۴ سال کی عمر میں ہی سکول چھوڑ دیا۔ بہت سی عورتیں بنیادی نوکریوں میں کام کر رہی تھیں اور ساتھ ساتھ اپنے بچوں اور گھروں کو بھی اکیلی سنبھالتی تھیں۔

کساد بازاری سے پہلے کے زمانے میں حکومت نے کوئی مرکزی بیروزگاری پروگرام نہیں بنایا ہوا تھا۔ خیراتی اداروں اور کچھ نجی تنظیموں کو چھوڑ کر، غریب لوگوں کا انحصار سرکاری تعمیراتی کاموں اور روزگار کے منصوبوں پر ہی تھا۔ ۱۹۳۲ میں معیشت بہتر ہونا شروع ہو گئی لیکن بہت سے گھرانے ایسے تھے جن کے نقصان کی تلافی ممکن نہ تھی۔

عظیم کساد بازاری کے دوران آسٹریلیا کے خیراتی اداروں اور رضاکاروں کا نہایت اہم کردار اجاگر ہوا۔

عظیم کساد بازاری کے دوران ایک سوپ کچن

Sir Charles Kingsford Smith (۱۸۹۷–۱۹۳۵)

Sir Charles Kingsford Smith ہوابازی کے ابتدائی دور کے ایک آسٹریلین ہواباز تھے۔ پہلی عالمی جنگ میں وہ گلیپولی کے محاذ پر لڑے اور برطانوی رائل فلائنگ کور کے ساتھ جہاز اڑاتے رہے۔

ان کا سب سے بڑا کارنامہ ۱۹۲۸ میں پہلی بار بحرالکاہل کو عبور کرتے ہوئے کیلیفورنیا سے کوئینزلینڈ تک فضائی سفر تھا۔ جب ان کا طیارہ، دی سدرن کراس، آسٹریلیا پہنچا تو ۲۵,۰۰۰ لوگوں نے بڑی محبت سے اپنے ہیرو 'سمتھی' کے لیے نعرے لگاتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔ ۱۹۳۲ میں انہیں ہوابازی کے شعبے میں خدمات کے لیے نائٹ کا خطاب ملا۔

۱۹۳۵ میں انگلینڈ سے آسٹریلیا پرواز کے دوران بدقسمتی سے ان کا طیارہ گر گیا اور اسے ڈھونڈا نہیں جا سکا۔

Sir Charles Kingsford Smith کو دنیا کا عظیم ترین ہوا باز کہا گیا ہے اور انہیں اس وجہ سے عزت سے یاد کیا جاتا ہے کہ کساد بازاری کے زمانے میں وہ لوگوں کے لیے ایک حقیقی آسٹریلین ہیرو کی حیثیت سے ابھرے۔

دوسری عالمی جنگ (۱۹۳۹–۴۵)

دوسری عالمی جنگ میں آسٹریلین فوجیوں نے اپنے اتحادیوں کے ساتھ یورپ، بحیرۂ روم کے گرد علاقوں اور شمالی افریقہ میں جرمنی کا مقابلہ کیا۔ جنوب مشرقی ایشیا اور بحر الکاہل کے گرد ان کا مقابلہ جاپان سے بھی تھا۔

شمالی افریقہ کے صحراؤں میں آسٹریلین فوجیوں نے طبرق نامی قصبے میں جرمنوں اور اطالویوں کے لمبے محاصرے کو برداشت کیا جو مصر پر جرمن پیش قدمی کے خلاف آخری دفاع تھا۔ آٹھ مہینوں تک یہ جوان (زیادہ تر آسٹریلین) زوردار حملوں اور سخت حالات سے نبردآزما رہے اور غاروں اور زمین کے شگافوں میں زندگی بسر کرتے رہے۔ انکے کمانڈروں کی جارحانہ تدابیر کے ساتھ ساتھ ان کے عزم، بہادری اور حسّ مزاح نے جنگ کے تاریک ترین دنوں میں جذبے کی جوت جگائی۔ ان حالات کی وجہ سے وہ 'طبرق کے چوہے' مشہور ہو گئے اور بعد میں بھی یہ نام ان سے وابستہ رہا۔

۱۹۴۱ میں جاپان نے بحر الکاہل میں جنگ چھیڑ دی۔ آسٹریلین فوجی مرد اور عورتیں پاپوا نیوگنی کے دفاع کے لیے نکلے۔ یہ کام عام فوجی سپاہیوں اور نئے بھرتی کیے گئے فوجیوں کے حوالے کیا گیا تھا جن کی تربیت ناکافی تھی۔ وہ جنگل میں شدید ڈھلوانی، کیچڑ سے بھرے راستے میں دشمن سے لڑے جسے کوکوڈا ٹریک کہا جاتا ہے۔ آسٹریلین دستوں نے جاپانی پیش قدمی کو روک دیا۔ گلیپولی میں Anzac Cove کی طرح کوکوڈا ٹریک بھی کچھ آسٹریلین لوگوں کے لیے ایک زیارت کا مقام بن گیا ہے۔

۱۹۴۲ میں جاپانیوں نے سنگاپور میں برطانوی ٹھکانوں پر قبضہ کر لیا۔ اس موقع پر گرفتار ہونے والوں میں تقریباً ۱۵,۰۰۰ آسٹریلین فوجی بھی تھے جنہیں تھائی۔برما ریلوے پر کام کے لیے لے جایا گیا۔ ریلوے کی تعمیر کے دوران جاپانیوں نے بہت سے آسٹریلین فوجیوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا۔ اگرچہ آسٹریلین جنگی قیدی ایک دوسرے کا خیال رکھنے کی پوری کوشش کرتے تھے، یہاں ۲۷۰۰ سے زیادہ آسٹریلین جنگی قیدی ہلاک ہوئے۔

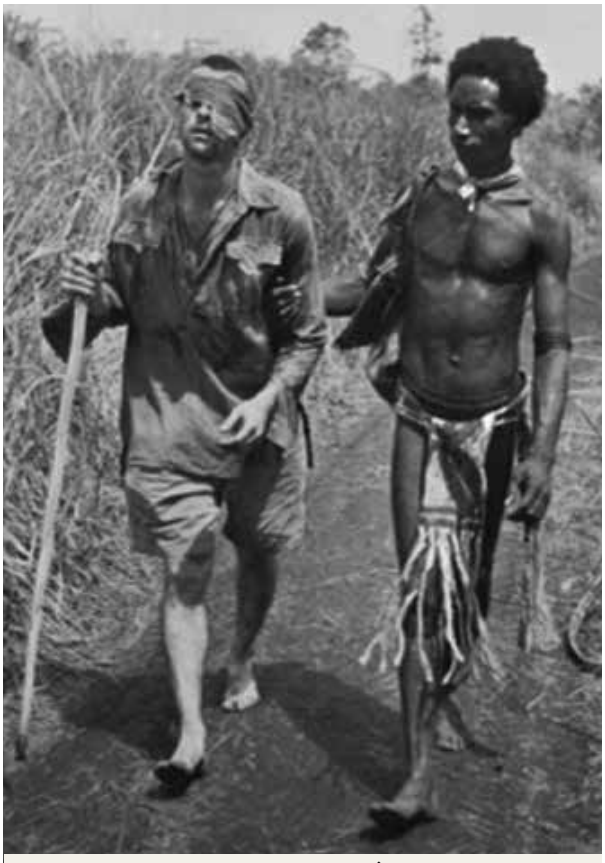

کوکوڈا ٹریک پر ایک زخمی فوجی جسے پاپوا کا ایک آدمی نکال کر لا رہا ہے

Sir Edward 'Weary' Dunlop (۱۹۰۷–۹۳)

Sir Edward 'Weary' Dunlop ایک بہادر اور ہمدرد مزاج سرجن اور آسٹریلین جنگی ہیرو تھے۔ دوسری عالمی جنگ میں جاپانی انہیں گرفتار کر کے تھائی۔ برما ریلوے پر کام کرنے کے لیے برما لے گئے۔ یہ بڑا مشقّت طلب کام تھا۔

ایک کمانڈر کی حیثیت سے Weary اپنے جوانوں کے حق میں آواز اٹھاتے اور سرجن کی حیثیت سے بہت سا وقت ان کے علاج معالجے پر لگاتے۔ کیمپ میں انہیں اذیتیں دی گئیں لیکن وہ کوئی پروا کیے بغیر اپنا فرض انجام دیتے رہے۔

۱۹۶۹ میں انہیں شعبۂ طب میں خدمات کے لیے نائٹ کا خطاب ملا۔ ان کی وفات پر میلبرن کی سڑکوں پر ۱۰,۰۰۰ سے زیادہ افراد جمع ہوئے اور 'سرجن آف دی ریلوے' کا نام پانے والے اس ہیرو کی سرکاری اعزاز کے ساتھ تدفین میں شریک ہوئے۔

دوسری جنگیں

دوسری عالمی جنگ کے تھوڑا ہی عرصہ بعد یعنی ۱۹۵۰ سے ۱۹۵۳ کے عرصے میں آسٹریلین مسلّح افواج کو اقوام متحدہ کی کثیر القومی فوج میں شمال کی کمیونسٹ فوج کے خلاف جنوبی کوریا کا دفاع کرنے کے لیے بھیجا گیا۔

اس کے تھوڑا ہی عرصہ بعد آسٹریلیا نے ویتنامی کمیونسٹ فوج کے خلاف جنوبی ویتنام کی حکومت کی حمایت میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کا ساتھ دینا شروع کر دیا جس کا مقصد اس ملک کو دوبارہ متحد کرنا تھا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد ویتنام کی جنگ آسٹریلیا کی سب سے بڑی فوجی مہم ہے۔ ۱۹۶۲ سے ۱۹۷۳ تک چلنے والی یہ جنگ اس وقت وہ سب سے طویل جنگ بھی تھی جو آسٹریلیا نے لڑی۔ اس جنگ میں آسٹریلیا کی شرکت متنازع تھی اور بہت سے آسٹریلین اس مہم کی مخالفت کا مظاہرہ کرنے کے لیے سڑکوں پر نکل آئے۔ یہ لوگ خاص طور پر نوجوان آسٹریلین مردوں کو جنگ میں بھرتی کرنے کے خلاف تھے۔

آسٹریلین دفاعی افواج نے مشرقی تیمور، عراق، سوڈان اور افغانستان کی لڑائیوں میں بھی کردار ادا کیا ہے اور افریقہ، مشرق وسطی اور ایشیا پیسیفک ریجن سمیت دنیا کے بہت سے حصوں میں اقوام متحدہ کی قیام امن کی کارروائیوں میں حصہ لیا ہے۔

ریمیمبرینس ڈے (یاد منانے کا دن)

اینزیک ڈے کی طرح ریمیمبرینس ڈے پر بھی آسٹریلیا کے لوگ جنگ میں خدمات انجام دینے والوں اور شہید ہونے والوں کو یاد کرتے ہیں۔ ہر سال نومبر (گیارہویں مہینے) کی ۱۱ تاریخ کو صبح ۱۱ بجے آسٹریلیا کے لوگ سکوت اختیار کرکے ان مردوں اور عورتوں کی قربانی کو یاد کرتے ہیں جو جنگوں اور لڑائیوں میں شہید ہوئے یا مصائب سے گزرے اور اسی طرح فوجی خدمات انجام دینے والے سب لوگوں کو بھی یاد کرتے ہیں۔ اس دن ہم سرخ پوپی پھول (گل خشخاش) اپنے لباس پر سجاتے ہیں۔

بیسیویں صدی کے اوائل میں تارکین وطن کی آمد

آسٹریلیا پہنچنے والا ایک یورپی تارک وطن

پہلی اور دوسری عالمی جنگ کے درمیانی عرصے میں آسٹریلیا میں داخلے کے لیے پابندیوں والی شرائط برقرار رہیں۔ تاہم تارکین وطن، بالخصوص جنوبی یورپ سے مرد تارکین وطن کی آمد میں اضافہ ہوا۔ یہ لوگ اپنے ساتھ بہت سے ہنر اور تعلیم لائے اور اپنی تہذیبی و ثقافتی اقدار بھی لائے۔ انہوں نے آسٹریلیا کی دیہی صنعتوں کو ترقی دی اور سڑکیں اور ریل کی پٹڑیاں بنائیں۔ پتھر کی تعمیرات کے ماہر اطالوی معماروں نے سرکاری عمارات اور رہائشگاہوں کی تعمیر میں بہت اہم کردار ادا کیا۔

۱۹۳۰ کی دہائی کے اختتام پر یورپ سے یہودی پناہ گزینوں کی آمد شروع ہو گئی۔ یہ لوگ نازی جرمنی کے خطرے سے بچنے کے لیے بھاگ رہے تھے۔ یہ لوگ جرمنی، آسٹریا، چیکوسلوواکیہ، ہنگری اور پولینڈ سے آئے۔ ان میں بہت سے لوگ اعلی تعلیم یافتہ تھے اور انہوں نے آسٹریلیا کی معیشت اور تہذیبی و ثقافتی زندگی میں عظیم خدمات انجام دیں۔

دوسری عالمی جنگ میں پکڑے جانے والے تقریباً ۱۸,۰۰۰ اطالوی فوجی آسٹریلیا میں جنگی قیدیوں کے کیمپوں میں رکھے گئے تھے۔ انہوں نے کیمپوں میں تھوڑا ہی وقت گزارا لیکن ان کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا گیا اور ان میں سے بہتوں نے اس ملک اور اس کے لوگوں کے بارے میں کچھ نہ کچھ سیکھا۔ جنگ کے بعد ان میں سے کئی تارکین وطن کے طور پر آسٹریلیا آکر آباد ہو گئے۔

جنگ کے بعد پناہ گزینوں کی آمد

جنگ کے بعد آسٹریلیا نے دوسرے یورپی ممالک سے تارکین وطن کی آمد کی حوصلہ افزائی کی تاکہ آبادی میں اضافہ ہو سکے۔ کئی ملین لوگ نازی جرمنی سے بھاگ نکلے تھے یا وہ اپنے ملکوں کو واپس نہیں جا سکتے تھے جو اب سوویت روس کے قبضے میں تھے۔ ان بے گھر لوگوں میں سے تقریباً ۱۷۰,۰۰۰ کو آسٹریلیا نے قبول کرکے نئی زندگی شروع کرنے کا موقع دیا۔

آسٹریلیا میں مزدوروں کی بھی شدید کمی تھی۔ اس وقت کی حکومت سمجھتی تھی کہ ملک کے مستقبل کے لیے آبادی میں اضافہ لازمی تھا۔ ۴۵ سال سے کم عمر کے صحتمند بالغ تارکین وطن کو ۱۰ پاؤنڈ کے عوض اور ان کے بچوں کو مفت آسٹریلیا کے سفر کی اجازت تھی۔ تاہم تارکین وطن اب بھی صرف برطانوی یا یورپی قوموں کے تھے۔

Snowy Mountains ہائیڈرو الیکٹرک سکیم

۱۹۴۹ میں حکومت نے ایک دلیرانہ منصوبے پر کام شروع کیا یعنی مشرقی وکٹوریا میں سمندر میں گرنے والے Snowy River پر بند بنانے کا منصوبہ۔ دریا کا رخ بدل کر آبپاشی اور بجلی پیدا کرنے کے لیے پانی کو سمندر سے متضاد سمت میں لایا گیا۔ یہ بہت بڑا منصوبہ تھا جسے مکمل ہونے میں ۲۵ سال لگے۔

یہ آسٹریلیا میں انجینیئرنگ کا سب سے بڑا منصوبہ ہے۔ یہ دنیا میں پن بجلی کے سب سے بڑے منصوبوں میں بھی شامل ہے اور اسے دنیا میں جدید سول انجینیئرنگ کا شاہکار مانا جاتا ہے۔

Snowy Mountains سکیم نیو ساؤتھ ویلز میں Kosciusko نیشنل پارک میں بنائی گئی۔ اس میں ۱۶ بڑے ڈیم، سات بجلی گھر، ایک پمپنگ سٹیشن اور ۲۲۵ کلومیٹر پر پھیلی سرنگیں، پائپ لائنیں اور نالے شامل ہیں۔ زیادہ تر تعمیرات زیر زمین ہیں۔

یہ سکیم نیو ساؤتھ ویلز اور وکٹوریا کے اندرونی حصوں میں فارموں تک حیات بخش پانی پہنچاتی ہے۔ اس سکیم کے بجلی گھر نیو ساؤتھ ویلز کی بجلی کا ۱۰ فیصد تک بھی پیدا کرتے ہیں۔

اس سکیم پر کام ۱۹۴۹ میں شروع ہوا اور ۱۹۷۴ میں مکمل ہوا۔ ۳۰ سے زائد ممالک کے ۱۰۰,۰۰۰ سے زائد لوگوں نے اس منصوبے پر کام کیا۔ ان کارکنوں میں سے ستر فیصد تارکین وطن تھے۔ منصوبہ مکمل ہونے کے بعد زیادہ تر یورپی کارکن آسٹریلیا ہی میں رہے اور آسٹریلیا کے کثیرالثقافتی معاشرے میں اپنی جانب سے قیمتی اضافہ کرتے رہے۔

Snowy Mountains سکیم ایک خودمختار، کثیرالثقافتی اور باوسیلہ ملک کی حیثیت سے آسٹریلیا کی شناخت کی ایک اہم علامت ہے۔

ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کے ساتھ سلوک

۱۹۴۰ اور ۱۹۵۰ کی دہائیوں میں ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کے متعلق حکومتی پالیسی یہ تھی کہ انہیں عام آبادی میں مدغم کر لیا جائے۔ اس کا مطلب تھا کہ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کو باقی غیر اصل آبادی کی طرح زندگی گزارنے کو کہا جاتا تھا۔ اس میں حکومت کو کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ یہ لوگ اپنی روایتی تہذیب سے محروم نہیں ہونا چاہتے تھے۔

۱۹۶۰ کی دہائی میں یہ پالیسی بدل کر انٹیگریشن کی پالیسی ہو گئی۔ آسٹریلیا میں اکثر مردوں کو ۱۸۵۰ کی دہائی میں ووٹ کا حق مل چکا تھا لیکن کامن ویلتھ کے ووٹ کے حقوق ایبوریجنل لوگوں کو ۱۹۶۲ میں جا کر ہی ملے۔ اس انٹیگریشن کے ضمن میں ایبوریجنل لوگوں کو شہری آزادیاں تو ملیں لیکن اب بھی ان سے غیر اصل آسٹریلین تہذیب کو اپنانے کی توقع کی جاتی تھی۔

۱۹۶۷ میں آسٹریلیا کے ۹۰ فیصد سے زیادہ لوگوں نے ایک تاریخی ریفرنڈم میں 'ہاں' کا ووٹ دیا جس کے سبب ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کو آسٹریلیا کی آبادی اور رہائشی حالات کی پنج سالہ مردم شماری میں شمار کیا جانے لگا۔ اس نتیجے سے ظاہر ہوا کہ اس وقت آسٹریلیا کے لوگوں کی بھاری اکثریت سمجھتی تھی کہ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کو باقی سب کے برابر حقوق ملنے چاہییں۔

معاشرتی اقدار میں اس وسعت اور ایبوریجنل لوگوں کے شدید احتجاج کے نتیجے میں حق خود ارادیت کا اصول ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کے سلسلے میں پالیسی سازی کا کلیدی رہنما اصول بن گیا۔ حکومت نے اس امر کی اہمیت تسلیم کی کہ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کی سیاسی، معاشی، سماجی اور تہذیبی ترقی میں ان کی رائے شامل ہونی چاہیے۔

۱۹۶۰ کی دہائی میں زمین کے حقوق پر احتجاجوں کے سلسلے نے عوامی توجہ حاصل کی اور نادرن ٹیریٹری میں Wave Hill کے علاقے میں Gurindji ہڑتال ہوئی۔ اجرت اور کام کے حالات پر احتجاج کرتے ہوئے ایبوریجنل سٹاک مین (مویشی سنبھالنے والے) Vincent Lingiari کی قیادت میں مویشیوں کے سٹیشن پر نوکری چھوڑ کر چل دیے۔ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے Eddie Mabo اور دوسرے لوگوں نے زمین کے حقوق کے لیے جدّوجہد کی۔

۱۹۷۶ میں ایبوریجنل لینڈ رائٹس (نادرن ٹیریٹری) ایکٹ کے تحت ایبوریجنل لوگوں کو آؤٹ بیک آسٹریلیا میں زمینیں ملیں۔ ۱۹۹۰ کی دہائی کے اوائل میں Mabo کیس میں ہائی کورٹ کے فیصلے اور مقامی باشندوں کے ملکیتی حقوق کے ایکٹ ۱۹۹۳ میں تسلیم کیا گیا کہ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کا اپنے روایتی قوانین اور رواج کی بنیاد پر زمین کا دعوی جائز تھا۔

آسٹریلیا کا وہ حصہ بڑھتا جا رہا ہے جو مقامی باشندوں کے ملکیتی حقوق کے فیصلوں کے تحت آتا ہے۔ ان علاقوں میں روایتی معاشرے کے پہلو جاری و ساری ہیں۔

مئی ۱۹۹۷ میں آسٹریلین پارلیمنٹ میں 'Bringing them home' (انہیں گھر لاتے ہوئے) رپورٹ پیش کی گئی۔ یہ رپورٹ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر بچوں کی ایک بڑی تعداد کو ان کے گھرانوں سے الگ کرنے کے واقعات کی چھان بین کا نتیجہ تھی۔ ان بچوں کو 'مسروقہ نسلوں' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس رپورٹ کے نتیجے میں ہزاروں آسٹریلین باشندوں نے اپنے ہم وطن اصل باشندوں کی حمایت میں ۱۹۹۸ میں پہلے قومی 'سوری ڈے' پر ان کے ساتھ مل کر پیدل مارچ کیا۔

سکائی رائٹر نے سڈنی کی فضاؤں میں 'سوری' لکھا ہے

مسروقہ نسلوں سے قوم کی معافی (۲۰۰۸)

۱۳ فروری ۲۰۰۸ کو آسٹریلیا کے وزیراعظم نے آسٹریلین پارلیمنٹ میں پوری آسٹریلین قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے مسروقہ نسلوں سے قومی معافی مانگی۔ وزیراعظم نے ماضی میں ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کے ساتھ ہونے والے سلوک پر افسوس اور ندامت کا اظہار کیا، بالخصوص جس طرح ماں باپ سے ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر بچے لیے گئے تھے، اس پر معذرت کی۔

یہ تقریر ٹیلیویژن اور ریڈیو سٹیشنوں پر نشر ہوئی۔ ہزاروں آسٹریلین 'سوری' تقریر سننے کے لیے عوامی مقامات پر اور اپنے کام کے اداروں میں اکٹھے ہوئے۔ اس تقریر میں ماضی کی ناانصافیوں کا باقاعدہ فرداً فرداً ذکر ہوا اور ان پر معافی مانگی گئی۔ یہ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کے زخموں پر مرہم رکھنے اور یہ یقینی بنانے کے لیے ایک اہم قدم تھا کہ اب یہ ناانصافیاں آئندہ کبھی نہیں ہوں گی۔ 'سوری' تقریر پوری آسٹریلین قوم کے لیے آگے بڑھنے کا ایک اہم قدم تھا۔

آج آسٹریلین شناخت میں ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کے گرانقدر کردار کو ہر جگہ تسلیم کیا جاتا ہے اور اس پر خوشی ظاہر کی جاتی ہے۔ بہت سی ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر شخصیات آسٹریلین معاشرے کے مختلف شعبوں میں سرکردہ حیثیت رکھتی ہیں جن میں نظام انصاف، سیاست، آرٹس اور کھیل کے شعبے شامل ہیں۔

Albert Namatjira (۱۹۰۲–۵۹)

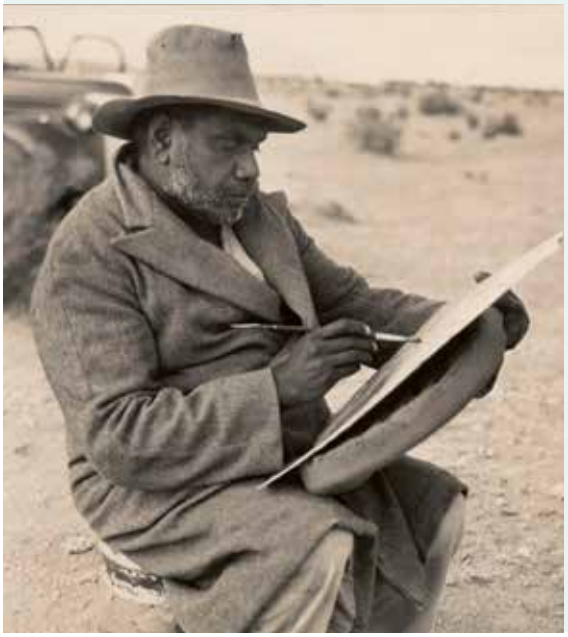

Albert Namatjira ایک عظیم آسٹریلین مصوّر تھے جنہوں نے آسٹریلین لینڈ سکیپ مصوّری کے ایک بالکل نئے انداز کی بنیاد رکھی۔ Arrernte قبیلے کے نوجوان البرٹ کو مصوّری میں فطرت کی طرف سے کمال عطا ہوا تھا۔ ان کی رسمی تربیت بہت محدود تھی لیکن دیہی آسٹریلیا کی عکاسی کرنے والی ان کی واٹر کلر پینٹنگز بہت مقبول تھیں اور بڑی تیزی سے بک جاتی تھیں۔

وہ اور ان کی اہلیہ آسٹریلیا میں شہریت حاصل کرنے والے اوّلین ایبوریجنل افراد تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ ووٹ دے سکتے تھے، ہوٹل میں داخل ہو سکتے تھے اور جہاں چاہتے، مکان بنا سکتے تھے۔ البرٹ کی آسٹریلین شہریت سے یہ حقیقت اجاگر ہوئی کہ دوسرے اصل آسٹریلین باشندوں کو یہ حقوق حاصل نہیں تھے۔

ان کی زندگی سے غیر اصل آسٹریلین باشندوں پر نسل پرستانہ قوانین کی بے انصافی واضح ہوئی اور یہ ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کے لیے تبدیلیوں کا باعث ہوا۔

Eddie Mabo (۱۹۳۶–۹۲)

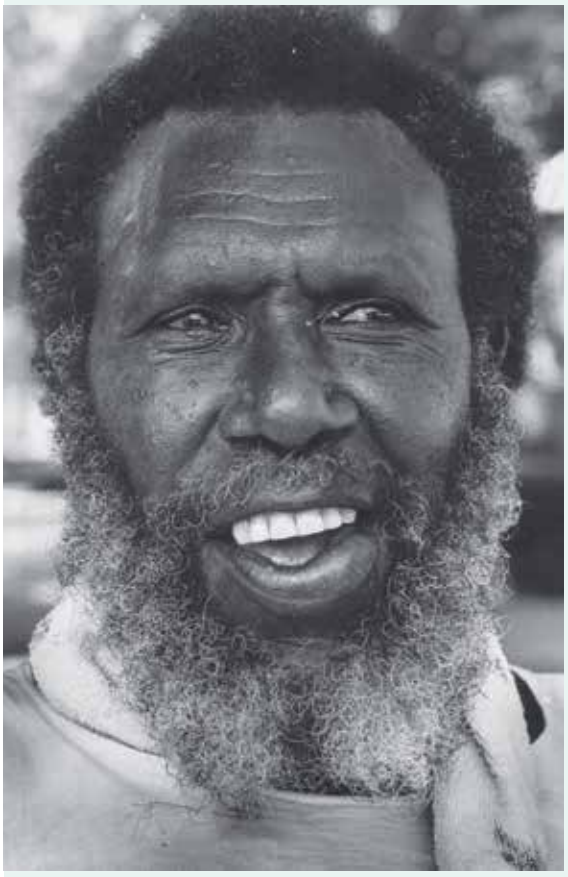

Eddie Koiki Mabo اصل باشندوں کے زمین کے حقوق کے لیے سرگرم تھے اور ان کے نمائندہ تھے۔ وہ مرّے آئی لینڈ میں پیدا ہوئے جو ٹورس سٹریٹ کے Meriam قبیلے کی روایتی زمین ہے۔

چھوٹی عمر سے ہی انہیں سکھایا گیا کہ کونسے درخت اور پتھر ان کے خاندان کی زمین کی حدود ظاہر کرتے تھے۔

بہت سال گزرنے کے بعد Eddie کو پتہ چلا کہ ان کے وطن کی زمین کو آسٹریلیا کے قانون کے تحت کراؤن کی زمین سمجھا جاتا تھا اور یہ ان کے خاندان کی ملکیت نہیں تھی۔ انہوں نے اپنے غصے کو عمل میں ڈھال لیا اور وہ مرّے آئی لینڈ کے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنا مقدمہ عدالت میں لے گئے۔

بہت سالوں بعد ۱۹۹۲ میں Eddie ہائی کورٹ میں مقدّمہ جیت گئے۔ Mabo کیس کے فیصلے میں قرار دیا گیا کہ اگر ایبوریجنل لوگ اپنی زمین سے اپنا تاریخی اور مسلسل روایتی تعلق ثابت کر سکیں تو وہ اس زمین کی ملکیت کا دعوی کر سکتے تھے، اگر اس زمین پر پہلے ہی دعوی موجود نہ ہو۔ اس فیصلے کے نتیجے میں بہت سی زمینیں اصل مالکوں کو واپس مل چکی ہیں۔

Eddie Mabo کو ان کی جرات اور ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کے لیے زمین کے حقوق حاصل کرنے کی وجہ سے یاد کیا جاتا ہے۔

کثیرالثقافتی مائیگریشن

۱۹۵۰ اور ۱۹۶۰ کی دہائیوں میں ایک بڑھتی ہوئی تحریک نے 'وائٹ آسٹریلیا' پالیسی کو ختم کرنے کا بیڑا اٹھایا جس میں بہت سے ایشیائی افراد، چرچ اور دوسرے گروہ شامل تھے۔

۱۹۵۸ میں حکومت نے املا کا ٹیسٹ ختم کر دیا اور ۱۹۶۶ میں آسٹریلیا نے چنیدہ بنیادوں پر غیر یورپی اور ہنر مند ایشیائی باشندوں کے بطور تارکین وطن آنے کا راستہ کھولا۔ بالآخر، ہر جگہ آسٹریلین لوگوں نے آسٹریلیا کے مائیگریشن پروگرام میں سب قوموں کو شامل کرنے کی اہمیت پہچان لی۔

۱۹۷۳ میں 'وائٹ آسٹریلیا' پالیسی کا خاتمہ ہو گیا اور آسٹریلیا کثیرالثقافتی ملک بننے کے راستے پر چل پڑا۔ اس وقت سے حکومت نے امیگریشن کے لیے تمام نسلی تقاضے ختم کر دیے۔ ۱۹۷۵ میں، ویتنام کی جنگ کے بعد، آسٹریلیا نے ریکارڈ تعداد میں ایشیائی پناہ گزینوں اور تارکین وطن کو قبول کیا جن کی اکثریت کا تعلق ویتنام، چین اور بھارت سے تھا۔

۱۹۴۵ سے اب تک کئی ملین لوگ بسنے کے لیے آسٹریلیا آ چکے ہیں جن میں جنگوں سے تباہ ممالک سے آنے والے بہت سے پناہ گزین بھی شامل ہیں۔ آج آسٹریلیا میں پوری دنیا سے تارکین وطن آ رہے ہیں۔

آسٹریلیا میں سب کو شامل کرنے کی ایک فعال پالیسی ہے جہاں ہر نسل، قومیت یا تہذیب کا ہر شخص خود کو ہمارے معاشرے کا حصہ محسوس کر سکتا ہے۔ یہ پالیسی سرکاری پالیسیوں سمیت، آسٹریلین معاشرے کے تمام پہلوؤں میں چل رہی ہے۔ یہ ابتدائی بچپن سے لے کر یونیورسٹی تک ہمارے تعلیمی نصاب میں جھلکتی ہے اور کام کے ہر ادارے میں اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

آسٹریلیا میں انسانی حقوق کا کمیشن اور ہر سٹیٹ اور ٹیریٹری میں امتیازی سلوک کے خلاف ادارے ہر شخص کے برابر برتاؤ اور امتیاز سے بالاتر سلوک کے حق کا دفاع کرتے ہیں۔ نسلی امتیاز کی عوامی مذمّت کی جاتی ہے اور قانون اسے جرم قرار دیتا ہے۔

آسٹریلیا ہم آہنگی اور قبولیت کا حامل کثیرالثقافتی معاشرہ بن چکا ہے۔ یہ وہ ملک ہے جہاں تارکین وطن، اصل آسٹریلین باشندے اور آسٹریلیا میں پیدا ہونے والا ہر شخص سکون سے اپنے اہداف پر کام کرنے کے لیے خود کو آزاد محسوس کر سکتا ہے۔

Dr Victor Chang (۱۹۳۶–۹۱)

Dr Victor Chang کا شمار آسٹریلیا میں دل کے بہترین سرجنوں میں ہوتا تھا۔ Victor Peter Chang Yam Him کی پیدائش ۱۹۳۶ میں چین میں ہوئی اور وہ ۱۵ سال کی عمر میں آسٹریلیا ائے۔

وہ سڈنی میں St Vincent's Hospital میں کام کرتے تھے اور ۱۹۸۴ میں انہوں نے آسٹریلیا میں دل کی پیوندکاری میں خصوصی مہارت رکھنے والا پہلا مرکز قائم کیا۔ ۱۹۸۶ میں وکٹر کو کمپینئین آف دی آرڈر آف آسٹریلیا بنایا گیا۔

وکٹر کو دل کا عطیہ دینے والوں کی کمی کی فکر تھی لہٰذا انہوں نے ایک مصنوعی دل بنانا شروع کیا جو ۱۹۹۱ میں افسوسناک حالات میں ان کی وفات تک تقریباً مکمل ہو چکا تھا۔

ان کی یاد میں ایک نیا تحقیقی مرکز قائم کیا گیا ہے۔ وہ اپنی مہارت، امید بھری سوچ اور اختراع کے لیے یاد کیے جاتے ہیں۔

خلاصے کے طور پر

ان صفحات میں آپ کو ہماری آسٹریلین تاریخ کی محض ایک جھلک دکھائی گئی ہے۔ ہم آسٹریلیا کی شہریت کے لیے آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ہمارے پرامن جمہوری معاشرے میں آپ کو بھرپور شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔

شہری کی حیثیت سے آپ دوسرے آسٹریلین شہریوں کے بالکل برابر ذمہ داریوں اور فوائد میں شریک ہوں گے اور آسٹریلین معاشرے کے مکمل رکن کے طور پر اپنی جگہ سنبھالیں گے۔ آپ آسٹریلیا کا مستقبل ڈھالنے میں مدد دینے کی ذمہ داری میں بھی شریک ہوں گے اور ہم اس قومی منصوبے میں آپ کی فعال شرکت کے متمنّی ہیں۔

اس حصے کی فرہنگ جس کا ٹیسٹ نہیں ہو گا

سفیر

وہ شخص جو کسی ملک یا سرگرمی کی نمائندگی یا فروغ کا کام کرے

بورڈ

ان لوگوں کا گروہ جنہیں فیصلے کرنے کے لیے منتخب کیا گیا ہو جیسے کسی کمپنی کو چلانے سے متعلق فیصلے

بورڈنگ سکول

وہ سکول جہاں طالبعلموں کی رہائش سکول میں ہوتی ہے اور وہ پوری سکول ٹرم کے دوران گھر نہیں جاتے

بش

آسٹریلیا کا دیہی علاقہ جو اب بھی قدرتی حالت میں ہے

مویشیوں کا سٹیشن

بڑا فارم جہاں مویشی پالے جاتے ہیں

چارٹر

حقوق اور ذمہ داریوں کا رسمی تحریری بیان

مشترکہ بنیاد

مشترکہ دلچسپی کا شعبہ

بھرتی کیا گیا فوجی

وہ فوجی جس نے دفاعی افواج میں شامل ہونے کا انتخاب نہ کیا ہو لیکن جنگ کے زمانے میں اسے شامل ہونا پڑا ہو۔

کراؤن کی زمین

وہ زمین جو حکومت کی ملکیت ہو

نصاب

ایک تعلیمی کورس کے مضامین اور موضوعات

نادار

جس کے پاس پیسہ نہ ہو یا پیسہ حاصل کرنے کا کوئی طریقہ نہ ہو

ڈیجریڈو

ایبوریجنل لوگوں کا ساز جو درخت کی لمبی کھوکھلی شاخ سے بنایا جاتا ہے

فیئر پلے

بااصول طرز عمل جس میں کسی کو ناجائز فائدہ حاصل نہ ہو؛ لوگوں کے ساتھ منصفانہ اور دیانتدارانہ سلوک

شہید فوجی مرد اور عورتیں

وہ فوجی مرد اور عورتیں جو جنگ یا لڑائی میں مارے جائیں

تخلیق کرنا

تعمیر کرنا یا بنانا

خام ملکی پیداوار (جی ڈی پی)

ایک سال میں ملک کے اندر بننے والی تمام اشیاء اور خدمات کی قدر

گرمی کی لہر

بہت گرم موسم جو مسلسل دو دن سے زیادہ رہے

وطن کے خلاف سازش

سنگین فوجداری جرم جس میں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی جائے

آئیکون

مشہور اور نمائندہ علامت

اصل باشندوں کی آئیکونک مصوّری

ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کا منفرد اور نمائندہ آرٹ

اصل مقامی

آسٹریلیا کے ایبوریجنل اور/یا ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگ

خشکی کا بڑا خطہ

زمین کا بڑا علاقہ

سنگ میل

تاریخ کا اہم واقعہ

مقامی باشندوں کے ملکیتی حقوق

زمین اور آبی وسائل پر ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں کے روایتی حقوق جن کا فیصلہ آسٹریلیا کے قانونی نظام کے اندر کیا گیا ہو

زبانی تاریخ

لوگوں کی زبانی روایات سے ماضی کے واقعات کا علم

پائنیئر

اوّلین آبادکار، نوآبادیاتی بستیوں کے ابتدائی دنوں میں کامیابی حاصل کرنے والا

سیاسی نمائندگی

پارلیمنٹ میں کسی سیاستدان کے ذریعے نمائندگی حاصل ہونا

سزا

جج کی طے کردہ سزا جیسے کسی جرم کا قصوروار پائے جانے پر عرصۂ قید

اجرت طے کرنا

یہ فیصلہ کرنا کہ ملازمین کو ان کے کام کے لیے کتنے پیسے ملیں گے

سماجی اصلاح

معاشرے میں بتدریج بہتری لانا، بجائے انقلاب کا راستہ اپنانے کے

سرکاری اعزاز کے ساتھ تدفین

قوم کی اہم خدمت کرنے والے شہری کو اعزاز دینے کی خاطر حکومت کے خرچ پر جنازہ و تدفین

سٹاکیڈ

لکڑی کے کھمبوں اور نوکیلی لکڑیوں سے بنایا گیا دفاعی احاطہ

سٹاک مین

مویشیوں کی دیکھ بھال کے لیے رکھے گئے ملازمین

ہڑتال

ملازمین کا کام روک دینا، مثال کے طور پر اپنی تنخواہ یا کام کے حالات پر احتجاج کی خاطر

سفر یج

عوامی انتخابات میں ووٹ دینے کا حق

حلف اٹھانا

رسمی تقریب میں عوامی عہدے پر قبول کیے جانا

شعبۂ زندگی

سماجی طبقہ یا پس منظر، ملازمت، عہدہ یا حیثیت

مزید معلومات کے لیے

آسٹریلیا کی شہریت

یہاں مزید معلومات دیکھیے کہ آسٹریلین شہری کیسے بنا جاتا ہے www.citizenship.gov.au۔

آسٹریلیا

آپ اپنی مقامی لائبریری میں آسٹریلیا کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل ویب سائیٹس پر بھی مفید معلومات مل سکتی ہیں:

- آسٹریلیا کے بارے میں www.australia.gov.au
- آسٹریلیا، اختصار سے www.dfat.gov.au

آسٹریلین حکومت کے پروگرام اور خدمات

آسٹریلین حکومت کے پروگراموں اور خدمات کے بارے میں مزید معلومات کے لیے دیکھیں www.australia.gov.au

وفاقی ایم پی یا سینیٹر

آپ کے مقامی وفاقی ایم پی یا آپ کی سٹیٹ یا ٹیریٹری کے سینیٹر کو آسٹریلین حکومت کی خدمات اور پروگراموں کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل ہیں۔

ایم پی خواتین و حضرات اور سینیٹرز کی فہرست یہاں دستیاب ہے www.aph.gov.au۔

آسٹریلین سرکاری ادارے

معلوماتی کتاب میں مذکور آسٹریلین سرکاری اداروں کے بارے میں مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل ویب سائیٹس دیکھیں:

- آسٹریلین دفاعی افواج www.defence.gov.au
- آسٹریلین الیکٹورل کمیشن www.aec.gov.au
- آسٹریلین فیڈرل پولیس www.afp.gov.au
- آسٹریلیا میں انسانی حقوق کا کمیشن www.humanrights.gov.au
- آسٹریلین سپورٹس کمیشن www.sportaus.gov.au
- آسٹریلین ٹیکسیشن آفس www.ato.gov.au
- آسٹریلین وار میموریل www.awm.gov.au
- ریزرو بینک آف آسٹریلیا www.rba.gov.au

غیر سرکاری ادارے اور تنظیمیں

معلوماتی کتاب میں مذکور غیر سرکاری اداروں اور تنظیموں کے بارے میں مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل ویب سائیٹس دیکھیں:

- بریڈمین فاؤنڈیشن آسٹریلیا www.bradman.com.au
- Hamlin Fistula www.hamlinfistula.org
- رائل فلائنگ سروس آف آسٹریلیا www.flyingdoctor.org.au
- سکول آف دی ایئر www.schoolair-p.schools.nsw.edu.au
- Snowy Mountains ہائیڈرو الیکٹرک اتھارٹی www.snowyhydro.com.au
- The Fred Hollows Foundation www.hollows.org
- یونیسکو عالمی ورثہ مرکز whc.unesco.org
- اقوام متحدہ www.un.org
- Victor Chang امراض قلب پر تحقیق کا انسٹی ٹیوٹ www.victorchang.edu.au
- Volunteering Australia www.volunteeringaustralia.org

دیگر

مندرجہ ذیل موضوعات پر مزید معلومات کے لیے یہ ویب سائیٹس دیکھیں:

- آسٹریلیا کا آئین www.aph.gov.au
- آسٹریلین آف دی ایئر ایوارڈز www.australianoftheyear.org.au
- 'انہیں گھر لاتے ہوئے' رپورٹ www.humanrights.gov.au
- کامن ویلتھ کے پارک اور محفوظ قدرتی علاقے www.environment.gov.au
- آن لائن حفاظت www.esafety.gov.au
- گھریلو اور عائلی تشدّد کے خلاف مدد www.respect.gov.au، www.1800respect.org.au، www.dss.gov.au/women/help-is-here-campaign
- مشہور آسٹریلین شخصیات: دی آسٹریلین ڈکشنری آف بائیو گرافی adb.anu.edu.au
- اس وقت پارلیمنٹ میں پیش بلوں کی فہرست www.aph.gov.au
- آسٹریلیا کی پارلیمنٹ www.aph.gov.au
- پارلیمنٹری ایجوکیشن آفس www.peo.gov.au
- عوامی تعطیلات www.australia.gov.au
- نسل پرستی humanrights.gov.au
- آسٹریلیا کے ایبوریجنل اور ٹورس سٹریٹ آئی لینڈر لوگوں سے معافی www.australia.gov.au

اظہار تشکّر

مندرجہ ذیل تصویریں ڈیپارٹمنٹ آف ایگریکلچر، واٹر اینڈ انوائرنمنٹ نے ازراہ مہربانی فراہم کیں:

صفحہ ۵۰ تسمانین جنگلات

مندرجہ ذیل تصویریں ڈیپارٹمنٹ آف ہوم افیئرز نے ازراہ مہربانی فراہم کیں:

صفحہ ۵ البرٹ ہال کینبرا میں شہریت کی تقریب

صفحہ ۵ آسٹریلین شہریت کا سرٹیفکیٹ

صفحہ ۱۱ کینبرا میں دھونی کی رسم

صفحہ ۳۴ کینبرا میں شہریت کی تقریب میں ایک خاندان

مندرجہ ذیل تصویریں نیشنل آرکائیوز آف آسٹریلیا نے ازراہ مہربانی فراہم کیں:

صفحہ ۵۱ نیو ساؤتھ ویلز میں بھیڑوں کے فارم پر بچے - سکول آف دی ایئر، فوٹو ۱۹۶۲ میں لی گئی (ref: A1200:L42511)

صفحہ ۶۰ Dick Smith، سول ایوی ایشن اتھارٹی کے چیئرمین، ۱۹۹۱ (ref: A6135:K23/5/91/1)

صفحہ ۶۵ Abel Tasman کا نیو ہالینڈ کا نقشہ، ۱۶۴۴ (ref: A1200:L13381)

صفحہ ۶۸ ۱۸۵۱ میں آسٹریلیا میں سونا نکالنے کی دوڑ کی تاریخی خاکہ کشی (ref: A1200:L84868)

صفحہ ۷۰ آؤٹ بیک آسٹریلیا میں 'افغان' شتربان (ref: A6180:25/5/78/62)

صفحہ ۷۷ Sir Edward 'Weary' Dunlop اپنے دفتر میں، ۱۹۸۶ (ref: A6180:1/9/86/12)

صفحہ ۷۸ آسٹریلیا پہنچنے والا یورپی تارک وطن، گنے کی فصل کاٹنے والے اطالوی Cairns میں Flaminia بحری جہاز پر سوار، ۱۹۵۵ (ref: A12111:1/1955/4/97)

مندرجہ ذیل تصویریں نیشنل لائبریری آف آسٹریلیا نے ازراہ مہربانی فراہم کیں:

صفحہ ۵۳ Judith Wright کا پورٹریٹ، ۱۹۴۰ کی دہائی میں شائع ہوا (ref: nla.pic-an29529596)

صفحہ ۶۵ Sydney Cove میں پہلا بحری بیڑا، ۲۷ جنوری ۱۷۸۸، تخلیق کردہ John Allcot 1888-1973 (ref: nla.pic-an7891482)

صفحہ ۶۶ Caroline Chisholm کا پورٹریٹ، شائع کردہ Thomas Fairland 1804-1852 (ref: nla.pic-an9193363)

صفحہ ۷۱ Catherine Helen Spence کا پورٹریٹ، ۱۸۹۰ کی دہائی میں شائع ہوا (ref: nla.pic-an14617296)

صفحہ ۷۴ John Simpson Kirkpatrick اور اس کا گدھا، گلیپولی، ۱۹۱۵ (ref: nla.pic-an24601465)

صفحہ ۷۶ Sir Charles Edward Kingsford Smith کا پورٹریٹ، ۱۹۱۹ اور ۱۹۲۷ کے درمیان شائع ہوا (ref: nla.pic-vn3302805)

صفحہ ۸۱ Hermannsburg Mission، نادرن ٹیریٹری میں Albert Namatjira کا پورٹریٹ، ۱۹۴۶ یا ۱۹۴۷ میں Arthur Groom نے شائع کیا (ref: nla.pic-an23165034)

مندرجہ ذیل تصویریں iStock نے ازراہ مہربانی فراہم کیں:

سرورق اور کتاب کی پشت Mimosa spring flowers, ©iStockphoto.com/ST-art (ref: 1135566007)

صفحہ ۶ لکی بے، ویسٹرن آسٹریلیا میں کینگرو ماں اور بچہ، ©iStockphoto.com/NeoPhoto (ref: 1142608453)

صفحہ ۹ Lake Hume, Victoria, ©iStockphoto.com/tsvibrav (ref: 675826394)

صفحہ ۱۵ آسٹریلیا کا کالا اوپل ©iStockphoto.com/Alicat (ref: 173691056)

صفحہ ۱۷ آسٹریلین جھنڈا، ©iStockphoto.com/davidf (ref: 471630390)

صفحہ ۱۹ مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والی ایلیمنٹری سکول کی بچیاں،©iStockphoto.com/FatCamera (ref: 877714382)

صفحہ ۲۳ آسٹریلین پارلیمنٹ ہاؤس، کینبرا، ©iStockphoto.com/felixR (ref: 157193181)

صفحہ ۳۳ لوگوں کا گروہ، ©iStockphoto.com/davidf (ref: 913541808)

صفحہ ۳۶ انصاف کا ہتھوڑا اور ترازو، ©iStockphoto.com/studiocasper (ref: 1004781908)

صفحہ ۳۷ متنوّع گروہ، ©iStockphoto.com/SolStock (ref: 1203934273)

صفحہ ۳۹ نیو ساؤتھ ویلز آسٹریلیا میں گرین وائل کریک کی آگ، دسمبر ۲۰۱۹ ©iStockphoto.com PetarBelobrajdic (ref: 1198579743)

صفحہ ۴۷ ڈیجریڈو جن پر ہاتھ سے نقش و نگار بنائے گئے ہیں، ©iStockphoto.com/lore (ref: 185011099)

صفحہ ۴۸ ©iStockphoto.com/Edd Westmacott Bondi Beach, Sydney, (ref: 91095176)

صفحہ ۴۹ سڈنی اوپرا ہاؤس، نیو ساؤتھ ویلز، ©iStockphoto.com/slowstep (ref: 607986870)

صفحہ ۵۰ Uluru-Kata Tjuta نیشنل پارک، نادرن ٹیریٹری، ©iStockphoto.com/bennymarty (ref: 1184425004)

صفحہ ۶۳ Uluru، نادرن ٹیریٹری، ©iStockphoto.com/simonbradfield (ref: :539027478)

صفحہ ۶۴ چٹانوں پر ایبوریجنل آرٹ - ©iStockphoto.com/Alpen Gluehen Saratoga fish. (ref: 2761924)

صفحہ ۷۵ آسٹریلین وار میموریل کی دیواریں، کینبرا، ©iStockphoto.com/ Matt Palmer (ref: 1125736631)

مندرجہ ذیل تصویریں Shutterstock نے ازراہ مہربانی فراہم کیں:

صفحہ ۷ ہوم گراؤنڈ فیسٹیول سڈنی میں اصل آسٹریلین باشندوں کا رقص ©shutterstock.com/PomInOz (ref: 345113882)

صفحہ ۲۱ ووٹر، ©shutterstock.com/Nils Versemann (ref: 446229916)

صفحہ ۳۱ ہائی کورٹ آف آسٹریلیا، ©shutterstock.com/Greg Brave (ref: 1051621895)

دوسری تمام تصویریں مندرجہ ذیل اداروں/افراد نے ازراہ مہربانی فراہم کی ہیں:

صفحہ ۲۴ کامن ویلتھ آف آسٹریلیا آئینی ایکٹ ۱۹۰۰: اصل پبلک ریکارڈ کاپی، تصویر کے لیے شکریہ،
Gifts Collection, Parliament House Art Collection, Department of Parliamentary Services, Canberra ACT

صفحہ ۴۰ Heard Island and McDonald Islands تصویر کے لیے شکریہ آسٹریلین انٹارکٹک ڈویژن ,© Commonwealth of Australia
photograph by L. E. Large (ref:1892A2)

صفحہ ۵۲ Sir Donald Bradman، تصویر کے لیے بریڈمین میوزیم آف کرکٹ کا شکریہ Sir Donald Bradman آسٹریلین ٹیسٹ کیپ پہنے ہوئے، یہ تصویر ۱۹۳۱-۳۲ کے آسٹریلین سیزن میں لی گئی

صفحہ ۵۴ Dr Fiona Wood AM، تصویر کے لیے نیشنل آسٹریلیا ڈے کاؤنسل کا شکریہ

صفحہ ۵۵ Professor Fred Hollows، تصویر کے لیے Fred Hollows Foundation کا شکریہ، Frank Violi نے فوٹو کھینچی

صفحہ ۵۶ Dr James Muecke AM، تصویر کے لیے آسٹریلین آف دی ایئر ایوارڈز کا شکریہ

صفحہ ۵۶ Professor Michelle Simmons، تصویر کے لیے نیشنل آسٹریلیا ڈے کاؤنسل کا شکریہ

صفحہ ۶۱ Dr Catherine Hamlin AC کی تصویر کے لیے Hamlin Fistula Relief اور Aid Fund کا شکریہ

صفحہ ۷۱ Lord Lamington فیڈریشن ڈے پر مجمع سے خطاب کرتے ہوئے، برزبین ۱۹۰۱، یہ تصویر سٹیٹ لائبریری آف کوئینزلینڈ نے ازراہ مہربانی فراہم کی، H.W. Mobsby نے فوٹو کھینچی (ref: 47417)

صفحہ ۷۲ Edith Cowan، تصویر کے لیے نیشنل میوزیم آف آسٹریلیا کا شکریہ

صفحہ ۷۳ Dorothea Mackellar، تصویر کے لیے سٹیٹ لائبریری آف نیو ساؤتھ ویلز کا شکریہ

صفحہ ۷۶ سوپ کچن کی تصویر، سٹیٹ لائبریری آف نیو ساؤتھ ویلز نے ازراہ مہربانی فراہم کی (مچل لائبریری)۔ سکول کے بچے مفت سوپ کے ساتھ ڈبل روٹی کا سلائس لینے کے لیے قطار میں، Belmore North Public School, NSW، ۲ اگست ۱۹۳۴، Sam Hood نے فوٹو کھینچی (ref: H&A 4368)

صفحہ ۷۷ کوکوڈا ٹریک پر زخمی فوجی، آسٹریلین وار میموریل نے ازراہ مہربانی فوٹو فراہم کی (ref: 014028)

صفحہ ۸۱ Eddie Mabo کی تصویر Bernita اور Gail Mabo کی اجازت سے دوبارہ پروڈیوس کی گئی

صفحہ ۸۲ Dr Victor Chang کی فوٹو Victor Chang امراض قلب پر تحقیق کے انسٹی ٹیوٹ نے ازراہ مہربانی فراہم کی

نوٹس